سرکاری رپورٹ

گیارہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

اجلاس منعقدہ پنج شنبہ مورخہ ۲۶ر نومبر ۱۹۹۲ء بمطابق ۳۰ر جمادی الاول ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت قران پاک و ترجمہ	۱
۲-	وقفہ سوالات	۲
۳-	رخصت کی درخواستیں	۱۳
۴-	تحریک التواء نمبر ۱۳ منجانب مسٹر کچکول علی صاحب	۱۶
۵-	.... ۱۵ منجانب ڈاکٹر عبدالمالک	۲۸
۶-	قراردادیں :-	۲۹
(i)	قرارداد نمبر ۸۶ منجانب مولانا امیر زمان صاحب	
(ii)	مشترکہ ..... ۹۵ ..... میر باز خان کھیتران و مولانا عبدالباری صاحب	
(iii)	قرارداد نمبر ۹۶ منجانب مسٹر منشی محمد صاحب	
(iv)	.... ۹۷ ... منجانب مولانا عبدالباری صاحب	

جلد یازدھم

شمارہ ہشتم

جناب اسپیکر — — — — — — — ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر — — — — — — — مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۹۹۳ء)

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — — — — سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل — — — — — — — جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ: کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	(وزیر تعلیم)
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر اطلاعات و ثقافت
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیوڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر بہبود آبادی و اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	
۱۳	مولوی عصمت اللہ	
۱۴	مولوی امیر زمان	
۱۵	مولوی نیاز محمد درانی	
۱۶	مولانا عبدالباری	
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت و حرفت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	صوبائی وزیر
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میرباز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰	سردار میر محمد ہمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	(صوبائی وزیر)
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	(صوبائی وزیر)
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۹۲ء بمطابق ۳۰ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ

بروز پنجشنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت گیارہ بجے صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام علیکم۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللّٰہُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ہ
صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ہ

ترجمہ : اے نبیؐ کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑجانے کا خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں تم کو اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں ۔ تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر ٹریژری بنچز سے کوئی صاحب جواب دیں گے؟

مولانا عصمت اللہ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب آج وزیر صحت کے محکمہ کے بارے میں سوالات ہیں اور وہ غیر حاضر ہیں یہ اس کی عادت ہوگئی ہے وہ ہمیشہ غیر حاضر رہتا ہے جب ان کے سوالات ہوتے ہیں کسی سیشن میں کسی سوال کا جواب انہوں نے نہیں دیا ہے اس سلسلے میں ہم گزارش کرتے ہیں کہ متعلقہ منسٹر جس دن اس کے سوالات ہوں اس دن کم از کم وہ حاضر رہیں اور اگر کسی دن وہ حاضر نہیں ہوسکتے تو میرے خیال میں انہوں نے اس بات کا اعتراف کرلیا ہے کہ وہ اس عہدے کے اہل نہیں ہیں ان کو مستعفی ہوجانا چاہیے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) ہمارے ساتھی نے فرمایا منسٹر کنسرنڈ موجود نہیں ہیں کیا میں سوال کرسکتا ہوں کہ جناب جس دور میں وہ خود منسٹر تھے اور کئی دن اسمبلی میں خود بھی تشریف نہیں رکھتے تھے۔ اگر ہمارے معزز کولیگ کو اعتراض ہے تو وہ فریش سوال نیکسٹ سیشن میں خود کریں۔ نو آبجیکشن۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب اسپیکر۔ ایک چیز جو مولوی عصمت اللہ صاحب نے بیان کی وہ حقیقت ہے میرے خیال میں اب دو سال ہونے کو ہیں میرے محترم منسٹر صاحب نے آج تک یہ گوارہ نہیں کیا وہ آجائیں ہیلتھ کے معاملہ میں ہم سمجھتے ہیں اب تک تاریخ میں سب سے بڑا بحران ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو درپیش ہے

میر عبدالکریم نوشیروانی (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب۔ ڈاکٹر صاحب ۱۹۸۸ء میں منسٹر تھے ہیلتھ کے میرے خیال میں صابری میں ایک گاڑی ہیلتھ کی پڑی ہے جب وہ اقتدار میں تھے وہ گاڑی کہاں ہے؟

ڈاکٹر عبدالمالک میرے پاس کوئی گاڑی نہیں ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ میرے پاس صرف ایس اینڈ جی اے ڈی کی ایک گاڑی زیر استعمال تھی وہ سابقہ چیف منسٹر نے مجھے دی تھی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) ! جی اس گاڑی کو ساری کو زنگ لگ گیا ہے اس کا انجن ختم ہوگیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک وہ گاڑی خراب ہے یہ میرے نام نہیں۔ کریم صاحب آپ ایسے ہی ٹکا مارتے

رہتے ہیں۔ ہیلتھ منسٹر کے نام پر کوئی گاڑی نہیں ہوسکتی ہے بہرکیف محکمہ کی گاڑی میرے پاس نہیں ہے۔

جناب اسپیکر جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ سوالات کے دن متعلقہ منسٹر حاضر نہیں ہوتے اس کی ہدایت کی گئی ہے کہ متعلقہ منسٹر صاحب کو ہاؤس میں حاضر ہونا چاہیے اور آج پھر میں یہ کہوں گا جس دن جس معزز منسٹر صاحب کے سوالات ہوں۔ ان کو ہاؤس میں ضرور حاضر ہونا چاہیے وہ ہاؤس میں ضرور موجود رہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں یہ سوالات ڈیفر کیے جائیں؟

ڈاکٹر عبدالمالک جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کریم نوشیروانی صاحب مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔ میں اس کا جواب دوں گا ریکارڈ دوں گا۔ ایس اینڈ جی اے ڈی کی گاڑی میرے زیر استعمال تھی میں نے ہیلتھ پر کبھی ڈاکہ نہیں ڈالا وہ آپ ہی ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی میرے معزز ساتھی مجھ سے مخاطب ہونے کی بجائے آپ سے مخاطب ہوں اور وہ اس گاڑی کو واپس لانے کا انتظام کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک ۔ میں بتانا چاہتا ہوں میں نے اس طرح نہیں چلائی جس طرح آپ چلا رہے ہیں۔

مولانا عصمت اللہ ہمیں افسوس ہے کہ بعض وزراء صاحبان اپنی تنخواہ سے زیادہ باتیں کرتے ہیں اور بعض وزراء کام کم کرتے ہیں لہٰذا ہم چیف منسٹر صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے وزراء میں توازن رکھیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی آپ مہربانی کرکے اسکول کھول کر ہمیں ٹریننگ دے دیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) جناب والا! جہاں تک یہ سوال ہے کہ وزیروں کو حاضر ہونا چاہیے ہم اس کی پرزور تائید کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے ان سوالات کا تعلق وزیر صحت سے ہے وہ کسی وجہ سے نہیں آئے۔ آج کے جواب دینا ان کے لیے ممکن نہیں ہے میں کوشش کروں گا کہ آج کے جو سوالات ہیں ان پر روشنی ڈالوں اور ان کے جوابات دے دوں اور ان کا تسلی بخش جواب دے سکوں۔ اگر وہ مطمئن نہ ہوں۔ تو پھر اور بات ہے ان سے پوچھ سکتے ہیں۔

مولانا عصمت اللہ جناب والا! ان سوالات کو ڈیفر کردیا جائے اور وزیر متعلقہ اس کا خود آکر جواب دے دیں تو اس کا حق کوئی دوسرا ادا نہیں کرسکتا ہے۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر میری بھی یہی رائے ہے ان سوالات کو ڈیفر کردیا جائے دوسرے دن کے لیے رکھ دیے جائیں چونکہ منسٹر نہیں ہے اور شاید ڈاکٹر صاحب کو بھی اس کا علم نہ ہوگا۔ متعلقہ منسٹر بھی نہیں ہے جو اس کا جواب دے سکے۔

مولانا عبدالباری جناب والا یہ انتہائی اہم اور حساس سوال ہیں اور ہمارے وزیر صاحب اکثر جن کی طرح غائب ہوئے ہیں اس کے لیے آپ رولنگ دے دیں اور اپنے سوالات دینے والے ضرور آجائیں اور سوالات کا جوابات دیں کیونکہ جو ہم مطالبہ کر رہے ہیں ہمارے ڈویژن میں محکمہ صحت میں کافی بگاڑ پڑا ہوا ہے اس کو درست کریں یا وزیر صحت مستعفی ہوجائیں۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب اگر ان کو ڈیفر کیا جائے تو کیا ہے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) جناب اس کو ڈیفر کیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آج اگر تسلی چاہتے ہیں تو ہم حاضر ہیں دوسرے دن کے لیے رکھنا چاہتے ہیں تو بالکل ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے یہ سوالات ۶۱۱، ۶۱۴، ۶۱۹، ۶۳۸، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۸۵، ۶۸۸، ڈیفر کیے جاتے ہیں۔

×۶۴۳ مولوی امیر زمان کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ گندم در آمد کرنے کا طریقہ کار کیا ہے تفصیل دی جائے

وزیر خوراک میر عبدالکریم نوشیروانی ! گندم در آمد کرنا مرکزی حکومت کا کام ہے اس لیے صوبائی سطح پر اس کا جواب نہیں دیا جاسکتا بہر حال اگر ممتاز ممبر اسمبلی اپنی دلچسپی کا اظہار تفصیلاً" فرمائیں تو مرکزی حکومت سے ان کے لیے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جناب اسپیکر کوئی ضمنی سوال ہے۔ مولانا صاحب؟

مولانا امیر زمان جناب والا! ضمنی سوال یہ ہے کہ جناب ہم نے کوئی صوبائی وزیر سے درخواست کی ہے کہ صوبائی حکومت گندم دیگر صوبوں سے در آمد کس طرح کرتی ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر خوراک) ! جناب والا! میرے معزز وزیر ساتھی کو ابھی تک پتا نہیں کہ صوبائی گورنمنٹ گندم در آمد یا بر آمد نہیں کر سکتی ہے در آمد مرکزی حکومت کرتی ہے یہ آسٹریلیا اور امریکہ سے در آمد کرتے ہیں اور اگر ان کو زیادہ شوق ہے اور باری صاحب ان کے ساتھ نزدیک بیٹھے ہوئے ہیں دو سال

وزیر خوراک رہا ہے وہ ان کو جواب دے دیں ان سے پوچھ لیں ان سے معلوم کریں۔

مولانا عصمت اللہ جناب والا اگر یہ مرکزی حکومت کا کام ہے تو صوبائی حکومت کا کیا کام ہے۔ وہ بتادیں؟ (مداخلت)

جناب اسپیکر کریم نوشیروانی صاحب یہ طریقہ ہاؤس کا ہے جب ایک معزز رکن بولے تو دوسرے نہیں بولتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر خوراک) جناب والا! وہاں سے بھی تین کھڑے ہوئے ہیں ان کو تو بٹھادیں ایک کھڑا ہو جائے باقی ان کو تو بٹھادیں۔

جناب اسپیکر جی مولانا امیر زمان صاحب

مولانا امیر زمان جناب والا! میرے سوال کا جواب نہیں ہوا ہے۔ مجھے جواب دے دیں میرا سوال یہ ہے کہ صوبے میں گندم درآمد کرنے کا کیا طریقہ کار ہے یعنی مرکز سے گندم صوبے لانے کا کیا طریقہ کار ہے وہ فرمارہے ہیں کہ یہ مرکزی حکومت کا کام ہے آپ صوبائی وزیر ہیں صوبہ سے متعلق پوچھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر آپ نے درآمد کا لفظ لکھا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر خوراک) جناب اسپیکر میں اپنے معزز ساتھی کو جواب دے دوں گا یہ گندم ٹرکوں اور ٹرینوں کے ذریعے مرکزی حکومت سے لائی جاتی ہے یہ صوبائی حکومت کے پاس پہنچاتے ہیں صوبائی حکومت کا کوٹہ ڈھائی لاکھ ہے جس میں ۴، ۳ لاکھ بوری ہوتی ہے اور ہمارے صوبہ بلوچستان میں اس وقت گندم کی کوئی قلت بھی نہیں ہے دوسرا آپ پوچھنا چاہتے ہیں تو آپ کا ساتھی دو سال میں خود وزیر رہ چکا ہے ان سے پوچھ لیں۔

مولانا عبدالباری جناب والا! میں سب کچھ بتا سکتا ہوں اب تک ان بے چاروں کو پتا بھی نہیں ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) جناب والا! میرے معزز ساتھی کو تو سب پتا ہے کہ اس نے ٹھیکہ سب اپنے آدمیوں کو دیا ہے۔

مولانا عبدالباری جناب والا! انہوں نے دو مہینے میں کیا ہے وہ دو سال میں ہم نے نہیں کیا ہے میں تو ان کو انسان بھی نہیں سمجھتا ہوں۔ اس کو کیا جواب دوں۔

مولانا عصمت اللہ جناب والا! وزیر متعلقہ صاحب نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) جناب والا! غیرپارلیمانی الفاظ ایسے رکن اور ایسے محترم ممبر صاحب استعمال کر رہے ہیں میرے خیال میں وزارت جانے کے بعد ان کے منہ سے ایسے الفاظ نکلتے ہیں کہ لوگوں کو وہ انسان بھی نہیں سمجھتے ہیں۔

مولانا عصمت اللہ ان کا نام دوسرا ہے۔ میں نے پارلیمانی انداز مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا ہے میں نے غلط بیانی کا لفظ استعمال کیا ہے ورنہ لفظ ان کے لیے دوسرا ہے۔

جناب اسپیکر آپ ضمنی کیا کرنا چاہتے ہیں؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر خوراک) جناب والا مولانا باری صاحب نے غیرپارلیمانی الفاظ استعمال کیے ہیں۔

جناب اسپیکر . کریم صاحب وہ الفاظ میں نے نوٹ کیے ہوئے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) ! جناب والا! ہم اس کے لیے تحریک استحقاق پیش کریں گے۔

جناب اسپیکر ان کا جواب سنیں آپ کا لفظ آگیا ہے اس کو میں نے نوٹ کیا ہوا ہے مولانا امیر زماں صاحب ایک معزز رکن کھڑے ہوئے ہیں ان کا جواب سن لیں پھر۔

مولانا عصمت اللہ جناب والا! سائل نے جو سوال کیا ہے وہ بڑا سادہ سوال ہے معزز رکن نے جو سوال کیا ہے وہ صوبائی محکمہ خوراک سے ہے صوبائی محکمہ خوراک کا گندم کی ترسیل کے سلسلے میں طریقہ کیا ہے اور منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ مرکزی حکومت کا کام ہے مرکزی حکومت کا کام تو ہے صرف اتنا ہے کہ وہ سبسڈی دیتی ہے باقی گندم کا انتظام اس کی ترسیل وغیرہ صوبائی حکومت کرے گی اور اگر متعلقہ وزیر صاحب جواب دے دے؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر خوراک) جناب اسپیکر! یہاں ترسیل نہیں لکھا ہوا ہے یہاں درآمد لکھا ہوا ہے جو مرکزی حکومت کا کام ہے۔

جناب اسپیکر کریم نوشیروانی صاحب یہ ہاؤس میں بولنے کا طریقہ کار نہیں ہے آپ مجھ سے خطاب کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر خوراک) ! جناب والا! جو انہوں نے پوچھا ہے جواب دے دیا ہے

در آمدات مرکزی حکومت کا کام ہے صوبائی حکومت کے یہاں ٹینڈر ہوتے ہیں اور ہر ضلع کا کوٹہ ہوتا ہے گندم بھیجی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر ! یہ بات کہہ چکے ہیں جی مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان جناب والا! اسمبلی کا کوئی ضابطہ ہے طریقہ کار ہے جو چاہے جس طرح بول سکتا ہے میرے خیال میں یہ طریقہ کار نہیں ہے جو میں نے سوال کیا ہے اس کا جواب نہیں آیا ہے میرا سوال یہ ہے کہ گندم در آمد کرنے کا کیا طریقہ کار ہے اس کی تفصیل دی جائے تو مجھے نہ تفصیل ملی ہے نہ طریقہ کار واضح ہے میرا مقصد یہ ہے سوال میں نے کس طرح کیا ہے اور جواب کس طرح دیا جارہا ہے وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ آہستہ سے ڈسپلن سے میرے سوال کا جواب دیں۔

جناب اسپیکر آپ کا جواب آچکا ہے اور اور کیا ہے۔

مولانا امیر زمان حضور ابھی تک جواب نہیں آیا ہے جناب اسپیکر! آپ سوال پڑھیں اس میں لکھا ہے کہ کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ گندم در آمد کرنے کا طریقہ کار کیا ہے۔

جناب اسپیکر آپ نے گندم در آمد کا طریقہ کار لکھا ہے۔

مولانا امیر زمان ! وہ طریقہ کار واضح کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) جناب والا! اگر وہ اس جواب سے مطمئن نہیں ہے وہ میرے چیمبر میں آجائیں میں ان کو مطمئن کروں گا صاف لکھا ہے در آمد مرکزی حکومت کرتی ہے صوبائی حکومت نہیں کرتی ہے یہ مرکزی حکومت کا کام ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب والا! دوسروں پر تنقید کرنا تو آسان ہے کریم صاحب اس سوال کا جواب نہیں دے رہے ہیں اب جب ان کے گلے میں ہڈی پھنس گئی ہے وہ ادھر ادھر کر رہے ہیں کریم صاحب سوالوں کا جواب دے دیں اپنے آپ کو ادھر ادھر نہ کریں۔

مولانا امیر زمان جناب والا! میرے سوال میں طریقہ کار لکھا ہوا ہے۔ یہاں طریقہ کار واضح نہیں ہے۔ صوبائی حکومت مرکز سے گندم کس طرح حاصل کرتی ہے اس کا طریقہ کار کیا ہے تفصیل دی جائے۔

جناب اسپیکر ! وزیر صاحب آپ اس کا جواب دے دیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) جناب والا! اس کا جواب یہ ہے کہ گندم مرکزی حکومت در آمد

کرتی ہے یہ مرکزی حکومت کا کام ہے صوبائی حکومت کا ایک کوٹہ ہے اس پر عمل در آمد ہوتا ہے۔

مولانا عصمت اللہ جناب والا! وزیر صاحب کو چاہیے کہ وہ اعتراف کریں کہ وہ لکیر کے فقیر ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) جناب والا! وہ اپنے سوال کو تو دیکھیں انہوں نے واضح لکھا ہے کہ گندم کی در آمد مجھے بتائی جائے۔ در آمد مرکز کرتا ہے۔

جناب اسپیکر یہ بات ہو گئی ہے ضمنی سوال عصمت اللہ صاحب کا ہے کہ صوبے میں ترسیل کا طریقہ کار کیا ہے۔

☆ **میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر)** جناب والا! میں جواب میں بتاتا ہوں کہ ترسیل کیسے ہوتی ہے یہاں گندم مرکز سے ہمیں ڈھائی لاکھ ٹن ملتی ہے پورٹ قاسم سے پنجاب اور بلوچستان کے لیے گندم آتی ہے ٹرکوں اور ٹرین کے ذریعے گندم یہاں آتی ہے یہاں کوئٹہ آتی ہے اور پورے بلوچستان کو سپلائی ہوتی ہے اور آپ کا ساتھی جو دو سال وزیر رہ چکا ہے اگر مزید معلومات کرنا چاہتے ہیں تو آپ اس کا ساتھی ہے آپ کو خود بتادے گا۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر عبدالمالک

ڈاکٹر عبدالمالک جناب والا! جناب والا وزیر صاحب نے گندم کا تو بتایا ہے کہ کتنے ٹن ہے اور جو خالی بوریاں ہوتی ہیں وہ کتنا ہوتی ہیں آپ کے پاس کتنا ہیں؟

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) آپ مہربانی کریں فریش سوال کریں میں کل بتاؤں گا کتنی بوریاں ہیں باردان ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب والا! سنا ہے کہ محکمہ خالی بوریوں کے پیچھے زیادہ پڑا ہوا ہے اس کی صورت کیا ہے اس کی وزیر صاحب وضاحت کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) وہ فریش سوال کریں میں بوریوں کی تعداد اور خالی بوریاں گوداموں میں کتنے ہیں بتادوں گا۔

مولانا امیر زمان جناب والا میرے سوال۔ ۴۳۔ ۴۴، ۴۵ تھے وہ کہاں گئے ہیں ان سوالات کے ساتھ تھے۔

جناب اسپیکر آپ دفتر سے پتا کریں معلومات کرلیں اجلاس کے بعد دفتر سے پتا کریں کہ کیا صورت حال ہے۔

مولانا امیرزمان جناب والا! مجھے اسمبلی سے لیٹر ملا ہے۔ یہ سوالات منظور ہوئے ہیں مگر یہاں جواب نہیں دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک یہ خالی بوریوں کی طرح شارٹ ہوگئے ہیں۔

مولانا امیرزمان جناب والا! ان سوالات کے بارے میں مجھے مطلع تو کیا گیا تھا مگر یہ سوالات کدھر ہیں۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔ امیرزمان صاحب آپ تشریف رکھیں اس کی پوزیشن میں واضح کروں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں۔

عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) ! جناب والا! ان دونوں میں سے ایک کو بٹھائیں۔

جناب اسپیکر جناب عبدالکریم نوشیروانی صاحب آپ اس طرح نہ بولا کریں اگر آپ اس طرح بولیں گے تو میں آیندہ کے لیے بولنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ آپ میری گزارش سنیں ایک دن میں ایک معزز رکن کے پانچ سوالات ہوتے ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر شاید اس زمرے میں آپ کے سوالات آتے ہیں۔

مولانا امیرزمان جناب اسپیکر صاحب آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہاں سوالات کی لوڈشیڈنگ ہے یا سوالوں کی پرسنٹیج ہے تو مجھے بتادیں۔ اگر سوالات کی پرسنٹیج ہے یا لوڈشیڈنگ ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر اگر آپ ملاحظہ فرمائیں گے تو ۱۱۱ آپ کا ہے۔ مولانا صاحب اس طرح کی پوزیشن کہ میں واضح کروں۔

مسٹر جانسن اشرف جناب والا! سوالات میں ہم خود کفیل ہیں۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر! میں نے بی اینڈ آر سے متعلق سوال کیا تھا پتہ نہیں بی اینڈ آر میں بھی پرسنٹیج ہے خوراک میں بھی پرسنٹیج ہے اور اسمبلی میں بھی پرسنٹیج ہے تو پھر ہم کیا کریں۔ ہمارے سوال کا جواب کیوں نہیں دیا گیا۔ بی اینڈ آر کا سوال میں نے سب سے پہلے دیا تھا اور سب میں میرا ایک سوال ہے۔

جناب اسپیکر جناب مولانا صاحب آپ میری بات سن لیجئے گا۔ ایک معزز رکن کے ایک دن میں پانچ سوالات آتے ہیں۔ اگر آپ ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کا سوال نمبر ۶۱۱ ہے۔ ایک ۶۱۳ دو ۶۱۹ تین ۶۳۸ چار اور یہ اگلا آپ کا ۶۴۳ سوال نمبر ہے پانچ آپ کے پانچ سوالات ہوئے ہیں۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر! ۶۸۸ میرا صرف ایک سوال آیا ہے۔ میں نے بی اینڈ آر کے دو سوال دیے تھے پتا نہیں دوسرا کہاں چلا گیا۔

جناب اسپیکر یہ تو آپ دیکھ لیں کہ یہ آپ نے کب دیے تھے اور اس کے دن پورے ہوتے ہیں اور اس کا کونسا دن آتا ہے۔

مولانا عبدالباری جناب والا! یہ میں نے بہت پہلے دیا تھا۔ اس صحت کے سوال سے بھی پہلے دیا تھا۔ پتا نہیں وہ کہاں چلا گیا۔

جناب اسپیکر یہ اس محکمہ کے دن پر آئے گا۔ اس کی پوزیشن تو آپ کے سامنے آگئی۔ اب سوال نمبر ۶۵۳ (مداخلت)

مولانا امیرزمان جناب والا! آپ مجھے ذرا موقع دیں۔ انٹرنیشنل اسکول اسلام آباد اس کی تصویریں جھلکیاں ہیں جو اخبار نے شائع کی ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ کوئی آدمی اسے نہیں دیکھ سکتا ہے؟ (اخبار دکھاتے ہوئے)

وزیر خوراک جناب اسپیکر! وہ صرف تصویریں یہاں دیکھتے ہیں۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب پروسیڈنگ کا یہ طریقہ کار ہوتا ہے کہ جب اس کی باری آئے گی تو آپ اس پر بولیے۔

مولانا امیرزمان جناب والا! انگریز نے اسکول کھولا ہے اور اس میں مسلمان بچے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر جب اس کا نمبر آئے تو آپ بولیے۔ ابھی تو سوالات کا وقفہ چل رہا ہے۔

مولانا امیرزمان جناب والا! جمالی صاحب نے اشارہ کیا تھا کہ اخبار پڑھ رہے ہیں۔ میں جمالی صاحب کو بتا رہا ہوں کہ آپ دیکھ لیں یہ آپ کے مسلمان بچے اور انگریز کیا کر رہے ہیں۔

مسٹر جان محمد خان جمالی وزیر اطلاعات و نشریات ! جناب اسپیکر! گزارش ہے کہ اس اخبار کی فوٹو اسٹیٹ کر کے ہم سب کو اس کی کاپی دی جائیں۔ کوئی ایسا مسئلہ ہے جس کا وہ نوٹس لینا چاہتے ہیں۔ ویسے انٹرنیشنل اسکول اسلام آباد میں ہے کوئٹہ میں نہیں۔

مولانا امیرزمان جناب آپ کی طرف سے میں نے تحریک التوا دی تھی وہ چونکہ نہیں آئی ہے۔

آپ اسے دیکھ لیں پڑھ لیں۔ کہ اس کی کیا صورتحال ہے۔ اس کی ایک قسط پہلے شائع ہو چکی ہے۔ دوسری کل پرسوں شائع ہوئی تھی۔ مسلمان اور انگریز بچے کیا کررہے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ شراب نوشی فوٹو وغیرہ سب کچھ کررہے ہیں۔ اخبار والے نے لکھا بھی ہے کہ اسے میں نے سنسر بھی کیا ہے۔ جبکہ یہ سنسر بھی ہے اس پر اس کی یہ حالت ہے۔ آپ ذرا دیکھیں جب اسلام آباد کا یہ حال ہے تو کوئٹہ کا حال آپ خود دیکھ لیں۔ کوئٹہ میں یہ حال ہے کہ میں آپ کو دکھا سکتا ہوں کہ یہاں پر شراب خانے کھولے ہوئے ہیں۔ حمید خان صاحب کے گھر کے پاس ایک شراب خانہ کھولا ہوا ہے۔ یہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ آپ جمالی صاحب سے پوچھ لیں۔ (مداخلتیں)

(آپس میں باتیں)

مسٹر جعفر خان مندوخیل وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ! جناب والا! کیا سوالات کا وقفہ ختم ہو گیا ہے؟

جناب اسپیکر مولانا صاحب اس کا نمبر آجائے گا۔ پروسیڈنگ جس طرح سے چل رہی ہے اسے آپ چلائیں۔ اگلا سوال نمبر ۶۵۳

۶۵۳X مسٹر ارجن داس بگٹی ! کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ وزیر خوراک نے چارج سنبھالنے کے بعد کس قدر پرانے ٹھیکے منسوخ کیے ہیں اور کس قدر نئے ٹھیکے کن کن افراد کو دیے ہیں نیز پرانے ٹھیکوں کی منسوخی اور نئے ٹھیکے دینے کی وجوہات بھی بتلائی جائیں۔

وزیر خوراک وزیر خوراک نے چارج سنبھالنے کے بعد کوئی پرانا ٹھیکہ منسوخ نہیں کیا اور نہ ہی کسی کو نیا ٹھیکہ دیا گیا ہے لہٰذا سوال کا جواب نفی میں۔

جناب اسپیکر اگر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہیں۔

میر ہمایوں خان مری ممبر تو موجود نہیں ہے لیکن یہ جواب تسلی بخش نہیں ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو ہم ان سے مل کر بات کریں گے۔

وزیر خوراک ! جناب والا! جو ٹھیکے اور ٹینڈر تھے وہ باری صاحب نے ہم سے پہلے ختم کر دیئے۔ میرے کھاتے میں تو خالی بوریاں آئی ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر مالک صاحب نے فرمایا ہے۔ اگر کسی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے یا کینسل کیا گیا ہے تو یہ سب کچھ عبدالباری صاحب نے کر کے چھوڑا ہے۔ خالی بوریاں اور خالی باردانے میرے کھاتے میں آگئے ہیں۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر! مجھے بختہ وضاحت کا حق تو ہے قانونی؟ میں نے جو ٹھیکے دیے تھے اس کے یہ پیچھے ہوگئے۔ اس سے کچھ حاصل تو ضرور کیا ہوگا۔ کسی کو التواء میں ڈال کر چیک لیا۔ کسی کو روڈ پر پکڑا اور کس کو کہاں پر میں نے کسی کو ایسا ٹینڈر نہیں دیا ہے جو غیر قانونی ہو یا اقربا پروری کی بنیاد پر ہو۔ یا کسی اور بنیاد پر ہو بیشک آپ انکوائری کریں کہ جو ہم نے ٹینڈر دیئے تھے اس پر انہوں نے کچھ وصولی کی ہے یا نہیں۔

وزیر خوراک جناب اسپیکر! میرے خیال میں انہوں نے جو ٹینڈر کیے ہیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) جناب والا! مولانا صاحب باری نام کا ایک ٹھیکیدار ہے جس کو آپ نے ٹھیکہ دیا ہے وہ آپ کا کیا لگتا ہے۔ وہ کون ہے اور آپ کا کیا لگتا ہے۔

مولانا عبدالباری جناب والا! ٹھیکیدار صاحب نے جو سوال کیا ہے (قہقہے) چاہے باری نام ہو چاہے فائل کا نام ہو میں نے جو یہ ٹینڈر دیا ہے وہ قانونی حق تھا ان کا میں نے دو مرتبہ ٹینڈروں کو ری ٹینڈر کیا یہ ان کا قانونی حق بھی بنتا ہے۔ بیشک میر صاحب بھی چیک کرلیں۔ جب میر صاحب آئے تھے تو انہوں نے کہا تھا کہ یہ اس کا حق ہے میر صاحب سامنے بیٹھے ہیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) جناب اسپیکر میں ان سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ باری ٹھیکیدار ان کا کیا لگتا ہے۔ یہ ذرا ہمیں بتادیں۔ ٹھیک ہے مولانا صاحب نے ری ٹینڈر کیے ہیں۔

مولانا عبدالباری جناب والا! ہمارا کوئی رشتہ ٹھیکیدار سے ہے نہیں سوائے دشمنی کے۔ یہ ٹھیکیدار اور یہ سردار ہمارے دشمن ہوتے ہیں۔ سوائے دشمن کے ہمارا کوئی رشتہ ہے نہیں۔

مولانا عصمت اللہ اگر انہیں سوالات کرنے کا شوق ہے تو وہ اس طرف آجائیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) ! جناب والا! آسکتے ہیں کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر رخصت کی درخواستیں اگر ہوں۔ رخصت کی درخواستیں سیکرٹری اسمبلی! پیش کریں۔

مسٹر محمد حسن شاہ سیکرٹری اسمبلی جناب سردار ثناء اللہ خان زہری صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ ناگزیر وجوہات کی بناء پر اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب ملک کرم خان خٹک نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ان کے حق میں رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب میرباز محمد خان کھیتران نے اطلاع دی ہے کہ وہ کوئٹہ سے باہر جارہے ہیں اور اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار فتح علی عمرانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ طبیعت ناساز ہونے کی بنا پر وہ اسمبلی اجلاس میں شامل ہونے سے قاصر ہیں لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب میر محمد علی رند صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے دورہ پر گئے ہوئے ہیں لہٰذا ان کے حق میں ۲۶ اور ۲۸ تاریخ کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب محمد صالح بھوتانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ضروری کام کے سلسلے میں کراچی میں ہیں لہٰذا ان کے حق میں اسمبلی اجلاس سے آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر بعض حضرات اسمبلی سے کئی مہینوں سے غیر حاضر ہیں اور ان کی درخواستوں کی منظوری یا نامنظوری سے متعلق ہم نے ابھی تک کچھ نہیں سنا

ہے مثلاً" عاصم کرد صاحب اور دوسرے لوگ ہیں اس سلسلے میں کوئی ضابطہ یا کوئی کارروائی کیا ہونی چاہیے یا نہیں؟

جناب اسپیکر ضابطہ یہ ہے کہ اگر کوئی معزز رکن چالیس ایکچوئل ڈیز (Actual Days) سے غیر حاضر ہوتا ہے تو اس کی رکنیت ختم ہو جاتی ہے اب اگر کوئی ایسی صورت ہے تو کوئی معزز رکن اس کو پوائنٹ آؤٹ کر سکتا ہے اور ہم کیلکولیٹ (Calculate) کر سکتے ہیں دوسری صورت میں وہ غیر حاضر تصور کیا جائے گا اور ان کے ٹی اے اور ڈی اے انہیں نہیں ملیں گے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) لیکن ان کی درخواست ابھی تک نہیں آئی ہیں۔

جناب اسپیکر تو ٹھیک ہے ان کی غیر حاضریاں لگ رہی ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) لیکن جناب چالیس دن تو پورے ہو چکے ہیں۔

جناب اسپیکر اگر ہوتے تو آپ کو مطلع کیا جاتا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) جی! میرے خیال میں چالیس ایکچول (Actual) دن پورے ہو چکے ہوں گے۔

جناب اسپیکر ! اب تک اس اجلاس کو شروع ہوئے ۱۸ دن تھے یہ سیشن بھی چلے اس کے بعد کیلکولیٹ کیا جائے گا کہ کتنے دن ہیں بہرحال چالیس دن ہوں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) اب تک پورے نہیں ہوئے۔

جناب اسپیکر ! جو بھی معزز رکن غیر حاضر ہوتا ہے اس کا طریقہ کار یہ ہے تحریک التواء نمبر.........

نواب ذوالفقار علی مگسی میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں نے چالیس دن اجلاس میں شرکت نہیں کی اور ان کی درخواست اگر اب آجاتی ہے کیا ہم ان کی پچھلی چھٹیوں کو رائٹ آف (Write Off) کر سکتے ہیں؟

جناب اسپیکر درخواست ایوان کے سامنے آئے گی ہاؤس اس پر فیصلہ کرے گی تحریک التواء نمبر۹ مولانا امیر زمان صاحب کی تھی جس پر ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے قبرستان سے متعلق صورتحال معلوم کر کے بتانا تھا جی ڈاکٹر کلیم اللہ فرمائیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) یہ چونکہ کافی حساس سوال تھا میں نے اس سلسلے میں کافی انکوائری کی

اور معلومات حاضر ہیں۔

جناب اسپیکر جی فرمائیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) اصل حقیقت یہ ہے کہ........

جناب اسپیکر کریم نوشیروانی صاحب یہ ہاؤس کی پروسیڈنگ ہے آپ اس طرح کے اپرول (Approval) یا جوابات وغیرہ It is very sorry کم از کم اس ہاؤس کے ڈیکورم کا تھوڑا سا خیال رکھیں اب اگر یہاں پر درخواستیں دستخط کرنے شروع کردیں تو ہم سب یہاں پر بیٹھے کس لیے ہیں؟ جی کلیم اللہ صاحب۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) ۹۳-۸-۲۲ کو ہنگل نامی ایک شخص نے کمشنر صاحب کی عدالت میں ایک درخواست دی کہ ایک بااثر زمیندار قبرستان میں ایک بورنگ لگا رہا ہے لہٰذا اسے بند کردیا جائے کمشنر صاحب نے اس پر ایکشن لیتے ہوئے اس رگ (Rig) کو بند کیا بعد میں ایک انکوائری کمیٹی بھیجی جس میں متعلقہ ریونیو بورڈ کا عملہ پٹواری نائب تحصیل دار تھے سب کو وہاں بھیج دیا کہ معلوم کریں کہ اگر کسی طرح لگایا گیا ہے وہاں سے رپورٹ آئی کہ وہاں پر دو خسرے ہیں ایک خسرہ ۲۶۴ جو کہ قبرستان کو الاٹ ہوچکا ہے ان دو خسروں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے یہ جو زمیندار کا حق ہے پھر اس کے بعد اس آدمی نے سیشن ۲ میں اس کے خلاف کمشنر کے اس حکم کے خلاف اپیل دائر کردی پھر عدالت کے جج بمعہ ریونیو اسٹاف پھر اس جگہ گئے انہوں نے پھر جائزہ لیا کہ واقعی یہ دو خسرے ہیں صرف یہ کہ یہ ملحقہ خسرے ہیں ایک زمیندار کا اپنا خسرہ نمبر ۲۶۴ اور ۲۵۸ یہ واقعی قبرستان کا ہے اس کے بعد پھر اس آدمی نے درخواست وزیر اعلیٰ صاحب کو دی وزیر اعلیٰ صاحب نے پھر حکم دیا کہ اس کو بند کردیا جائے اور انکوائری کمیٹی پھر بھیج دیا انکوائری کمیٹی وہاں پر گئی اور معلوم ہوا کہ واقعی یہ بات صحیح ہے جو پہلے سے تصدیق شدہ ہے اور اس پر نہ ٹھہرتے ہوئے اس آدمی نے ہائی کوٹ میں رٹ دائر کردیا اور ہائی کورٹ کے رٹ کا فیصلہ دو دن پہلے یعنی ۲۴ نومبر کو ہوچکا ہے اس اپیل کو مسترد کردیا اور یہ کہا کہ واقعی خسرہ نمبر ۲۶۴ زمیندار کا ہے اور ۲۵۸ قبرستان کا ہے قبرستان میں نہ کوئی بلڈوزر چلا ہے نہ رگ (Rig) لگائی گئی ہے بلکہ یہ زمیندار کا اپنا خسرہ ہے جہاں وہ کام کررہا ہے۔ ہائی کورٹ نے ۲۴ تاریخ کو یہ فیصلہ دے دیا ہے لہٰذا یہ انہیں تسلی ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر تو اس صورتحال کے پیش نظر اس تحریک التواء کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

مولوی عبدالباری (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر میں نے خود دیکھا ہے وہ قبرستان پر بلڈوزر

چلا رہے تھے۔

جناب اسپیکر تحریک التواء نمبر ۱۳ جناب کچکول علی صاحب۔

مسٹر کچکول علی جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ دس مارچ ۱۹۹۳ء کو وزیر اعلیٰ بلوچستان نے ملک سکندر خان کی سربراہی میں بلوچستان کے بے روزگار گریجویٹس نوجوانوں کو ایڈھاک تعیناتی کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جو کہ کچھ عرصہ بعد سرکاری نوٹیفکیشن نہ ہونے کی وجہ سے غیر فعال ہوا ہے۔ جب سے گریجویشن کی حوصلہ شکنی سے گئی اور مذکورہ کمیٹی کو دوبارہ فعال بنانے کی غرض سے جلد از جلد سرکاری نوٹیفکیشن جاری کیا جائے۔ تاکہ بے روزگار نوجوانوں میں پائے جانے والی بے چینی کو جلد ختم کیا جائے لہٰذا اسمبلی کے کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک التوا جو پیش کی گئی یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے ملک سکندر خان کی سربراہی میں بلوچستان کے بے روزگار گریجویٹس نوجوانوں کو ایڈھاک تعیناتی کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جو کہ کچھ عرصہ بعد سرکاری نوٹیفکیشن نہ ہونے کی وجہ سے غیر فعال ہوا ہے۔ جس سے گریجویشن کی حوصلہ شکنی ہوئی لہٰذا مذکورہ کمیٹی کو دوبارہ فعال بنانے کی غرض سے جلد از جلد سرکاری نوٹیفکیشن جاری کیا جائے تاکہ بے روزگار نوجوانوں میں پائے جانے والی بے چینی کو جلد ختم کیا جاسکے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر جی کچکول علی صاحب آپ اس سلسلے میں کیا فرمائیں گے پہلے تو اس سلسلے میں بحث ہوئی ہے کمیٹی سے متعلق۔

مسٹر کچکول علی بلوچ کیا جناب اسی کمیٹی کے سلسلے میں بحث ہو چکی ہے؟

جناب اسپیکر اس سے پہلے بھی یہ پوائنٹ آیا تھا اب آپ نوٹیفکیشن ابھی صرف نوٹیفکیشن کی آپ بات کرنا چاہتے ہیں اور یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیوں اب تک نوٹیفکیشن نہیں آیا۔

مسٹر کچکول علی بلوچ جناب پہلے تو صرف ایک پوائنٹ آیا تھا لیکن یہ تو ایک مکمل تحریک ہے میرے خیال میں ہمارے جتنے بے روزگار ہیں روزانہ اخباروں میں ان کے بیانات آرہے ہیں پریس کانفرنس آرہے ہیں روزگاری بالکل ایک وباء کی طرح پھیلی ہوئی ہے ظاہر ہے ان کا رابطہ ہم لوگوں سے ہے اور ہم لوگوں نے جتنی کوشش کی ہے کسی حد تک کمیٹی بنائے ہیں یا دوسرے کام کیے ہیں لیکن وہ جوں کے توں پڑے ہوئے ہیں

میرے خیال میں یہ ایک اہم مسئلہ ہے اگر آپ سلسلے میں ہمیں اجازت دیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر جی وزیر قانون صاحب آپ کیا فرمائیں گے لے دے کے سوال ایک ہی ہے نوٹیفکیشن سے متعلق؟

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) جناب اسپیکر! میرے خیال میں کچکول صاحب جو فرمارہے ہیں یہ واقعی ٹھیک بات ہے بے روزگار بڑی تعداد میں ہیں اور اس سلسلے میں ہم نے آپ کی سربراہی میں کمیٹی بنائی تھی تاکہ اس مسئلے کو جلد حل کیا جائے کیونکہ اعتراض یہ تھا کہ پبلک سروس کمیشن میں یہ معاملہ ایک سال تک بڑھ جاتا ہے یہ درخواستیں تین چار مہینے کیونکہ پروسس ذرا لمبا ہے اس پراسس کو شارٹ کٹ کرنے کے لیے ایڈھاک کمیٹی پبلک سروس کمیشن کی طرز پر کمیٹی بنی تھی اور محکموں سے انہوں نے نوکریاں طلب کرنی تھیں اس پر بات چیت اوران کو الاٹ کرنا تھا یہ ایک قسم کے کوئک (Quick) مسئلے تھے اور میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ پتا نہیں آپ کو بہتر معلوم ہے کہ آپ نے استعفیٰ کیوں دیا کمیٹی کیوں ٹوٹ گئی اس مسئلہ پر عمل کیوں نہیں ہوسکا؟ اب نوٹیفکیشن میرے خیال میں آج یا کل سرکولیٹ ہوگیا ہوگا کہ تمام کیسز گریڈ سولہ اور اس سے اوپر کے تمام کو پبلک سروس کمیشن کے حوالے کیا جائے اس میں پھر یہی سوال آجاتا ہے کہ کیا واقعی پبلک سروس کمیشن کی پروسیجر اتنا لمبا ہے تو میں ذاتی طور پر پھر یہ درخواست کروں گا کہ وہ ایڈھاک کمیٹی جو مختلف وزیروں یا ایم پی اے سے بنتی ہے جس میں مختلف لوگوں کی نمائندگی ہوتی ہے اس پر اکٹھے بیٹھ کر تاکہ اس مسئلے کو زیادہ سے زیادہ تیز کردیا جائے اور وہ کمیٹی عملی کیوں نہیں ہوئی؟ اس کی کیا وجوہات تھیں؟ میرے خیال میں آپ اس سلسلے میں خود ہمیں بتاسکتے ہیں؟

جناب اسپیکر جہاں تک اس کی سابقہ صورتحال ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر مجھے کچھ گزارش کرنے کا موقع دیں۔

جناب اسپیکر جی فرمائیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر بنیادی بات یہ ہے۔ بلوچستان میں بے روزگاری عام ہے اس پر ایک دوبار پہلے بھی بحث ہوچکی ہے۔ چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں ہم نے عرض کی کہ اس کے لیے کوئی حل نکالا جائے۔ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہمارا جو کوٹہ ہے۔ وہ بھی نہیں مل رہا ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے یہاں سے ریزولیشن پاس کرائیں۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس طرح رکھ دیں۔ کہ فیڈرل گورنمنٹ میں ہمارے جو

کوٹہ ہے چیف منسٹر صاحب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے اور سختی سے لے لیں۔ کیونکہ فیڈرل میں ۴۳ کارپوریشن ہے۔ ان میں بلوچستان کو گھاس ہی نہیں ڈال رہے۔ دوسری یہ ہے۔ جو پروسیجر کابینہ نے فیصلہ کیا اور اس پر کافی بحث ہوچکی ہے کہ گریڈ سولہ اور سولہ سے اوپر کی پوسٹیں ہیں ان کو ریکورٹمنٹ تھرو پبلک سروس کمیشن ہوگی لیکن اس میں ایک چیز ہے کہ اس کو تھوڑا تیز تیار کیا جائے۔ جن آسامیوں کو پبلک سروس کمیشن کے حوالے پر کیا جائے گا میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ بہتر ہوگا۔ میں چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں ایک بار پھر عرض کرتا ہوں کہ وہ پبلک سروس کمیشن کو ہدایت کریں کہ وہ اپنے طریقہ کار میں تیزی پیدا کریں تاکہ ان نوجوانوں کو ایکومنڈیٹ کیا جائے کیونکہ ہمارا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ ان نوجوانوں کو روزگار دلائیں۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر محکمہ آبپاشی و برقیات) جناب اسپیکر اس میں تحریک التواء بننے کا جواز ہی نہیں' اور تحریک التواء نہیں بنتا اس سلسلے میں ہم ان سے اتفاق کرتے ہیں کچکول صاحب اور ڈاکٹر مالک صاحب سے کہ یہ معاملہ بہت اہم ہے' اس میں کئی باتیں ہیں ابھی مثلاً" ڈاکٹر صاحب نے جو بات کہی ہے اس سے بھی ہمیں اتفاق ہے" کہ سینٹرل گورنمنٹ سے درخواست کرنی چاہیے کہ ہمارے کوٹے پر عملدر آمد ہو اور ہمیں کوٹہ دیں۔ اس پر ہمیں اختلاف نہیں مگر دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر انکا یہ سوال کہ بے روزگاری کے مسئلہ کو حل کیا جائے میرے خیال میں یہ نہ چیف منسٹر کی بعد کی بات ہے نہ اس ایوان کی ہم بے روزگاری کے مسئلے کو یکدم حل کر سکیں سوال یہ ہے کہ بے روزگاری اگیزسٹ کرتی ہے اپنی جگہ موجود ہے اس کے لئے گورنمنٹ کے پاس مختلف ڈیپارٹمنٹس میں جو آسامیاں خالی ہیں' وہ بھی اپنی جگہ ہے مگر یہ سب چیزیں مل ملا کر کے بھی اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کافی نہیں یہ توجہ طلب پہلو ہے اس کے لئے البتہ گورنمنٹ کی کوششیں ضرور ہونی چاہیے دوسری بات یہ جہاں ایڈھاک بھرتی کرنے کا تعلق ہے یہ بات رولز کے اندر یہ ہے ایڈھاک بھرتی کو رولز اجازت نہیں دیتی کہ اس کو ریگولر کیا جائے اس گورنمنٹ میں پتا نہیں کہ کس انداز میں اپنی بات کو رکھو اس ایوان کے سامنے کہ اس سے پہلے اس طرح کی دھاندلیاں ہوتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کا بھی تدارک کیا جائے۔ یہاں ایڈھاک بھرتی کو بعد میں ریگولرز کیا جاتا ہے یہ نہیں ہونا چاہیے ابھی آپ پھر سفارش کر رہے ہیں کہ ایڈھاک بھرتی کرائی جائے صرف اس لیے جیسا کہ ہمارے قانون وپارلیمانی امور کے منسٹر نے فرمایا ہے کہ پبلک سروس کمیشن میں معاملے کافی ڈیلے ہوتے ہیں۔ لہذا سفر نہ کرنے کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ ایڈھاک بھرتی کی اجازت دی

جائے' کابینہ نے حال ہی میں اس سلسلے میں فیصلہ کیا ہے کہ ایڈھاک بھرتی کو بند کیا جائے' گریڈ سولہ اور سولہ سے اوپر کے آسامیاں پبلک سروس کمیشن کے توسط سے پر کیا جائے' تو اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ صرف اس کو ایکسپیڈائیٹ (Expcdite) کرنے کے لئے کمیٹی کی ضرورت ہے یا نہیں' اس پر ایوان فیصلہ کریں اتنی سی بات ہے۔

☆ **میر جان محمد خان جمالی** (وزیر محکمہ اسپورٹس وانفارمیشن) جناب اسپیکر میں ایک بات معزز ایوان کی نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں وزیر اعظم صاحب سے ہماری ملاقات ہوئی ہماری پارلیمنٹری گروپ کی ادھر جب ہم نے یہ سلسلہ اٹھایا ایگریسیو (aggressive) طریقے سے توانہوں نے کہا کہ شرعی عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹوٹل میرٹ پر سارے پاکستان میں بھرتیاں ہوں ہم نے کہ جناب اب بلوچستان کی باری آئی تو ٹوٹل میرٹ ہو گیا اس نقطے کو بھی ذرا مد نظر رکھیں کہ ایسے حالات میں یہ ایوان کا مسئلہ بن گیا ہے اور یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے اس کو ہم legaly tate up کریں

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر محکمہ منصوبہ بندی) جناب اسپیکر اس کی وضاحت کے لئے میں یہ کہوں گا کہ صوبائی حکومت میں جو آسامیاں خالی پڑی تھی ان کا تعلق زیادہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے تھا اس کے لئے ایک کمیٹی بنی ہے جس میں سیکرٹری ایجوکیشن اور دوسرے متعلقہ افسران شامل ہیں۔ کمیٹی میرٹ کی بنیاد پر نوجوان بے روزگاروں کو ملازمتیں فراہم کرے گی۔ اور میں ڈاکٹر مالک صاحب کی بات کی حمایت کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے تھرو پوسٹیں فل اپ کی جائیں تاکہ صحیح حق داروں کو ان کا حق مل سکے۔ لیکن پبلک سروس کمیشن میں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ایک پوسٹ دو دو سال پرولانگ Prolong ہوتے ہیں یا مختلف اشتہارات کے ذریعے یا ڈویژنل کوٹے کی وجہ سے اس پروسیجر کو ہم دیکھ لیں یا کوئی کمیٹی بنائیں یا پبلک سروس کمیشن سے کوئی ڈیٹ لے لیں کہ اس کمیشن کو Simplfy کرکے فوری طور پر بھرتیاں کی جائیں تاکہ لوگوں کو ملازمتیں مل سکیں اور جو ضروریات ڈیپارٹمنٹس کے ہیں وہ بھی پوری ہو' مرکزی حکومت کے بارے میں پہلے بھی ہم نے ٹیک آپ Takeup کیا اور آگے بھی ہماری سفارش ہوگی اور یہ مطالبہ ہوگا کہ مرکزی حکومت میں مختلف کارپوریشنوں میں ہمارا جو کوٹہ ہے وہ ہمیں ہر حال میں ملنی چاہیں۔ اس کو ہم اپنا حق سمجھتے ہیں کیس چاہے کوٹ میں ہو یا کدھر اور اس کو ہم انشااللہ جلد حاصل کریں گے۔

میر تاج محمد خان جمالی (قائد ایوان) محترم اسپیکر صاحب بے روزگاری ایک گھمبیر مسئلہ ہے

ہمارے صوبے میں تقریباً" ساڑھے تین ہزار بے روزگار پھر رہے ہیں پبلک سروس کمیشن میں اگر وہ جاتے ہیں اس میں بڑا ٹائم لگتا ہے اگر پبلک سروس کمیشن میں نہیں جاتے تب بھی ہمارے لئے پرابلم ہے تو محکمہ تعلیم میں تقریباً" ہزار کے قریب ملازمتیں نکلی ہیں اور اس میں ایس ای ٹی تقریباً" ۶۰۰ چھ سو کے قریب ہے اور جے 'وی ٹی' تقریباً" پانچ سو یا ہزار کے قریب ہیں اب ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہم دور دراز علاقوں میں سرے سے نہ جائیں اگر یہ بے روزگار ہمارے ساتھی ہمت کریں اور محکمہ تعلیم میں وہ اپلائی apply کریں اور محکمہ تعلیم ان کو ضلع وائز ملازمتیں دے گا یہ ایک بہت سی چھوٹی کوشش ہے میں مانتا ہوں کہ یہ ایک فعال کوشش ہے کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن سے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ملازمتوں کو جدا کر کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ایک کمیٹی بنائی ہے کہ جو بھی لڑکا جس مضمون کے لئے اپلائی apply کرے اور پھر اگر مضمون مثال کے طور پر کہ پشین کا لڑکا جو میتھمیٹک میں پاس ہے اگر اس کو تربت بھیجے تو یہ ایک مسئلہ بن جاتا ہے بہرحال اس پر غور کرنے کے لئے بیروزگاری ایک اہم مسئلہ ہے جہاں تک مرکزی حکومت ہے ہم نے

Every Time When I meet the P.M I asked him for five percant quota for balochistan

چونکہ ہمارا حق ہے نہ وہ ہم پر احسان کریں گے اب کورٹ کا فیصلہ تاج محمد جمالی نے نہیں سنایا ہے یہ اگر آپ ایک کمیٹی کہیں تو ہم چیرمین ہی بنادیتے ہیں تاکہ اس کو expedite کرے جو بھی یہ فیصلہ کرے یہ ہاؤس accept ایکسپٹ کرنے کو تیار ہے اور میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ بے روزگاری ہمارے صوبے میں ایک اہم مسئلہ ہے۔

مسٹر کچکول علی جناب اسپیکر صاحب اس سلسلے میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں ہر چند یہ کہ ملازمت کی جو کرائٹیریا ہو جسٹس ہے بالکل ہم اتفاق کریں گے کہ اس میں اور کچھ کمزوریاں ہے ہمارے گورنمنٹ کی وہ یہ کہ بجٹ سیشن میں ہم لوگ یہاں اتنی اسامی ہے اب سی' اینڈ' ڈبلیو' ڈیپارٹمنٹ کے میرے خیال میں ایک کروڑ روپے یا دو کروڑ روپے لیبروں کے لئے پڑے ہوتے ہیں ابھی تک فنانس ڈیپارٹمنٹ اس پر امپلیمنٹیشن نہیں کر رہا ہے اسی طرح جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ زیادہ سے زیادہ اسامیاں ایجوکیشن میں ہوں گی دیکھیے سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ آپ جسٹس کس طرح کریں گے۔ گزشتہ سال میں میرے خیال میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہمیں صرف چار اسامیاں دی گئی تھیں ایک تو یہ ہے کہ ہم لوگ ایک کرائٹیریا مقرر کرلیں ڈسٹرکٹ وائز ہو یا کہ وہاں کے لوگ جو تعلیم یافتہ ہیں ان کی تعداد معلوم کرے ابھی سر ایک ڈسٹرکٹ میں میرے خیال میں دو ہائی اسکول ہے یا وہاں چار میڈل اسکول ہے وہاں بیس ٹیچر دینگے اور جہاں بیس میڈل اسکول

ہے اور پانچ ہائی اسکول ہے وہاں چار ٹیچر ہے یہ میرے خیال میں انصاف نہیں ہوگا اس سلسلے میں ہر چند یہ ہے کہ اگر یہ آسامیاں جس کو انہوں نے ابھی تک فل نہیں کی ہے اگر یہ اسامیاں ہو' میں کہتا ہوں ایک تو پاکستان میں کچھ ایسے روایات پڑھ چکے ہیں کہ ابھی میرے خیال میں کنٹرول سے باہر ہے اگر پبلک سروس کمیشن میں ہو وہاں بھی سفارش اور رشوت کا بزار گرم ہے اگر کسی منسٹر کے پاس ہو وہ بھی جنجال ہے اس سلسلے میں آپ لوگ ڈسٹرکٹ وائز کرلے یا کہ جو وہاں پاپولیشن بیس پر جتنے ایجوکیٹڈ لوگ ہیں انہیں آپ لوگ تقسیم کریں ابھی سر میں آپ کو ایک مثال دوں گزشتہ سال میں آپ کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں تھرڈ ایجوکیشن میں میرے خیال میں تیرہ اوور سیر ہمارے مندوخیل صاحب نے صرف مندوخیل ٹرائیب سے لئے ہیں کیا یہ ایک جسٹس ہے صرف یہ نہیں کہ آپ اسامیاں کریٹ کرلیں اس کا یہ ہے کہ آپ ڈسٹرکٹ وائز (مداخلت)

یہ تو ٹھیک ہے میں نے بڑی بھاگ دوڑ کی لیکن آپ نے خاران کو کیا دیا آپ نے نوشکی کو کیا دیا میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جتنی آسامیاں ہو چاہیے جس ڈیپارٹمنٹ سے ہو (مداخلت)

نہیں یہ تو ٹھیک ہے آپ حقیقت پسند ہو جائیں کچھ سنیں میں کہتا ہوں کہ سر جتنی اسامیاں ہیں ان کو ایکسپینڈائیڈ کیا جائے اور ڈسٹرکٹ وائز دیں ایسا نہ ہو کہ ایک ہی ڈسٹرکٹ میں سارے لوگ بھرتی ہو جائیں اور ساتھ ہی ساتھ جتنی مناسب ہوگی اس سلسلے میں میرے خیال میں بھاگ دوڑ کرنی چاہیے جہاں تک فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے ٹیلی ویژن میں اسامیاں سندھ کے لئے ہیں پنجاب کے لئے ہیں سرحد کے لئے ہیں' بلوچستان میں کوئی کوٹہ نہیں 'ایف' آئی' اے میں سارے صوبوں کے لئے اسامیاں ہیں اور بلوچستان کے لئے نہیں ہیں ابھی کلاس فور کے ملازم ہیں وہ کراچی سے بھرتی کرتے ہیں اور وہاں گوادر پنجگور یا تربت میں وہاں انہیں سارے پرسنٹ دیے گئے ہیں اور ہمارے لوگ دربدر خاک بسر ہے بے روزگاری کی وجہ سے اگر باہر کے آدمی آتے ہیں ہم لوگوں کو یہ چاہیے ہم لوگ ابھی ان کو یہاں آنے نہیں دیں گے دوسری سریہ ہائی وے کا مسئلہ ہے ایک بڑا پراجیکٹ ہے میں کہتا ہوں کہ پاکستان کی جتنی لمبی سڑک ہے وہ زیادہ سے زیادہ ہمارے بلوچستان میں ہے لیکن وہاں دیکھ لیں صرف ہمارے دو لوکل ہیں باقی جتنے بھی ہیں پنجاب سے ہیں یا کسی اور صوبے سے ہیں اس سلسلے میں گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے کہ یہاں کے لوگوں کو روزگار مہیا کرے میں کہتا ہوں کہ بے روزگاری اس حالت تک پہنچ چکی ہے اور دوسری طرف وہ مٹیریل بھی آرہے ہیں ہر سال میں کتنے گریجویٹ اور کتنے پوسٹ گریجویٹ اور میٹرک جہاں تک ہم اس ریشو کو دیکھ لیں کتنے کو اکاموڈیٹ کر رہے ہیں وہ بالکل نہ ہونے کے برابر

ہیں دوسری طرف نہ تو یہاں صفت ہے آپ لوگ ایسا کریں کہ فیڈرل گورنمنٹ سے یہ کہیں کہ آپ کے پاس ایگریکلچرل ہے آپ کے پاس Established Industry اسٹیبلش انڈسٹری ہے یہاں جو سینڈھک پراجیکٹ کی ہے یہاں خدا کے لئے آپ ہمیں ایکسپٹ کرلیں دوسری طرف ہمارے جتنے بڑے پراجیکٹ ہیں اور وہ ہمارے لوگوں کو صفت میں نہیں لیں گے اور جہاں بڑے بڑے کارپوریشن اور اسامیاں ہیں وہاں وہ کہتے ہیں کہ جی بلوچستان کے لوگ تو لائق نہیں ہیں حالانکہ ہم لوگ ہر لحاظ سے ان سے اتنے نالائق نہیں ہیں کہ جو وہ ہم لوگوں کو بلیم لگا رہے ہیں لیکن انہوں نے یہ بالکل یہ ڈیسیشن Docision کیا ہے کہ پہلے ہم اپنے لوگوں کو بھرتی کرلیں گے پہلے تو کبھی کبھار دو دو تین تین تو دے دیتے دو مہینوں سے میں اخباروں میں دیکھ رہا ہوں کہ ابھی جو ہمارا کوٹہ ہے اس کو بھی نظرانداز کررہا ہے اس سلسلے میں میرے خیال میں ایک ٹھوس اور مربوط ایکشن لینی چاہیے تاکہ یہاں جو بے روزگاری ہے اس کو کسی نہ کسی حد تک حل کیا جائے۔

جناب اسپیکر جی مولانا عصمت اللہ صاحب

مولانا عصمت اللہ بسم اللہ الرحمان الرحیم جناب اسپیکر صاحب میں اس تحریک کی تائید کرتے ہوئے میری گزارش صرف اتنی ہے کہ جہاں تک مرکزی حکومت سے ہمارا حق کا مسئلہ ہے تو صوبائی حکومت اس وقت اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ اپنا حق وصول کرے کیونکہ وہ اس وقت اپنے دفاع میں مصروف ہے وزیر اعظم کے سہارے حکومت کررہے ہیں اپنا حق وصول کرنے کے لئے کچھ کہنا پڑتا ہے اپنا حق وصول کرنا یہ بڑی مشکل بات ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (عربی)

یعنی جس کا حق ہو وہ اپنا وصول کرنے کے لئے سخت بھی بول سکتا ہے یہ دنیا کے اصول ہے کہ اپنا حق لینے کے لئے آپ نے بہت کچھ کرنا ہوگا لیکن جو حکومت مرکز سے منت وسماجت کی بنیاد پر قائم ہو وہ اپنا حق وصول نہیں کرسکتا اس سلسلے میں تو ہم مایوس ہیں اور نہ ہمارے چیف منسٹر صاحب میں یہ عادت ہے کہ وہ کسی کے مسئلے میں جو وہ ایک ایم' پی' اے سے جان نہیں چھڑا سکتا تو وزیر اعظم کے سامنے یقیناً" کچھ نہیں کہہ سکتا تو دوسری گزارش میری یہ ہے کہ جہاں تک صوبائی معاملات ہے بے روزگاری کا جو مسئلہ ہے ہماری گزارش صرف اتنی ہے کہ خدارا اس کو بھی ایم' پی' اے فنڈ کی طرح اپنے وزراء پر تقسیم نہ کرے بلکہ جو رولز ریگولیشن ہے جو قواعد ہے سولہ اور سولہ سے اوپر پبلک سروس کمیشن۔۔(مداخلت)

جناب اسپیکر نوشیروانی صاحب آپ کا نمبر آجائے گا۔

مولانا عصمت اللہ ہمیں پتہ ہے کہ نوشیروانی صاحب کو اسی غرض کے لئے پالا گیا ہے لیکن اس سے ہم گزارش کرتے ہیں کہ میری باتوں کو مکمل ہونے دیں۔ جناب اسپیکر صاحب گزارش یہی ہے کہ گریڈ ۱۶ اور ۱۶ سے اوپر رولز اور قواعد کے مطابق اعلان شدہ پالیسی کے مطابق پی ' ایس ' سی ' کے پاس اور اس سے نیچے جو ہے وہ بھی وزرا حضرات کے صوابدید پر نہ بلکہ رولز اور ریگولیشن کے تحت بلوچستانیوں کا حق ہے وزراء کے من پسند لوگوں کا حق نہیں ہے ہماری گزارش صرف اتنی ہے کہ وزراء پر تقسیم نہ کی جائے اور جو فیصلے ہیں جس پالیسی کا اعلان ہوا ہے اس پالیسی پر ہم امید کرتے ہیں اور اپیل بھی کرتے ہیں کہ صوبائی حکومت اس کی پابند رہے۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر مالک صاحب کے بعد پھر آپ کا نمبر ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک میں ایک چیز کی ذرا وضاحت کروں کہ جناب منسٹر صاحب نے کہا کہ جب ہم فیڈرل گورنمنٹ سے بات کی تو اس نے کہا کہ جی عدالت کا یہ فیصلہ ہے کہ جی آپ میرٹ پر رکھیں ' میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس نے جو کہی ہے یہ منافقت ہے وہ بلوچستان کو کوئی رائٹس right دینے کے لئے تیار نہیں ہے اب یہاں ہم روزانہ اخباروں میں دیکھ رہے ہیں کہ adverlisment آ رہے ہیں۔

مداخلت

جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب یہ منافقت کا لفظ غیر پارلیمانی ہے اور ڈاکٹر مالک صاحب سے ہماری یہ توقع نہیں تھی کہ ایک سیاسی کارکن ہونے کے ناطے اور پڑھے لکھے آدمی کے ناطے سے ایسی باتیں کریں گے الفاظ اچھے بھی مل سکتے ہیں۔ بے شک ان کی مذمت کر لیں لیکن اچھے الفاظ استعمال کر لیں۔

مولوی عصمت اللہ مندوخیل صاحب بتائیں وہ اس کے متبادل

ڈاکٹر عبدالمالک مجھے آپ بتائیں ایک وہ چیز کہ جو جھوٹ بول رہا ہے عملاً کچھ اور کر رہا ہے کہتا اور ہے اس کو آپ کیا کہتے ہیں ؟

جعفر خان مندوخیل (وزیر) کچکول صاحب کو تو ہم اجازت دے سکتے ہیں مگر ہر ایک کو نہیں دے سکتے

ڈاکٹر عبدالمالک یعنی آپ مجھے الفاظ بتائیں میں اسپیکر صاحب یہ کہہ رہا ہوں کہ روز آنہ اخبارات میں (advertisement) آ رہے ہیں کہ جی پنجاب کا کوٹہ اسلام آباد کا کوٹہ سرحد کا کوٹہ سندھ کا کوٹہ اور ہمارے منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جی اس نے کہا کہ ہم میرٹ پر کر رہے ہیں اور یہ ہے کہ بد قسمتی سے منسٹر صاحب کیوں

یہ نہیں کہتے آپ پھر اس سے کانسٹیٹیوشن (Constilution violate) ہو رہا ہے کانسٹیٹیوشن (Consfitution) کے اندر آپ کا ایک کوٹہ مقرر کیا گیا ہے اس کو چیلنج کریں ٹھیک ہے نہ یہ تمام مسائل میں سمجھتا ہوں جیسے مولانا صاحب نے کہا یا تو یہ ہے کہ ہم اس مسئلے کو اہمیت ہی نہیں دے رہے ہیں جو بار بار چیخ رہے ہیں چلا رہے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ سے یہ کم ہے جتنی ہے یہی دیں اب ہمارے منسٹر صاحبان جاتے ہیں وہ کہتے ہیں جی یہ تو عدالت نے فیصلے کئے ہیں میری ریکویسٹ (request) یہ ہے کہ کم از کم بلوچستان کے مسائل پر یہ حکومت آنی جانی چیز ہے اس پر ہمیں متفقہ طور پر اسٹینڈ stend لینی چاہیے جو ہمارا کوٹہ ہے وہ آپ ہمیں دیں ٹھیک ہے نہ اور باقی جو بلوچستان میں جواب دہ ہیں اس پر جو مولوی صاحب نے کہا اس کو رولز اینڈ ریگولیشن (hundred percent) فالو کر کے سولہ سے اوپر تک وہ تمام چیزیں تھرو پبلک سروس کمیشن ہونی چاہیے باقی جو ہے ان کی پالیسی ہے آپ کی ڈویژنل کمیٹیز ہیں ڈیپارٹمنٹل کمیٹیز ہیں کیونکہ ہم نے اس مقصد کو غلط سمجھا ہے کہ ایک ہم نے ترمیم کی competent اتھارٹی منسٹر competent اتھارٹی منسٹر نہیں ہے کہ ڈیپارٹمینٹل کمیٹی سلیکشن کمیٹیاں ہیں ان کو کمپیٹ بائی پاس کر لیں ان کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کی ریکمنڈیشن پر تب جا کر اپائنمنٹ منسٹر صاحب کرتے ہیں اس مسئلے کو میں سمجھتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس کو تھوڑا سا کلیر کر دیں اس میں ریسٹرکیٹلی کوالفکیشن ریلکیسشن (strict qualification relation) نہیں ہونی چاہیے زونل ریلکیسشن نہیں ہونی چاہیے' یہ لازمی نہیں ان کو فالو کریں میری صرف یہی گزارش ہے

جناب اسپیکر ! جی کریم نوشیروانی صاحب

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب جہاں تک بے روزگاری کا مسئلہ ہے میرے خیال میں یہ اپوزیشن اقتدار اور پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے یہ کسی کی ذات کا مسئلہ نہیں ہے جتنے ایم پی ایز ہمارہاں تشریف رکھتے ہیں فورٹی تھری (۴۳) کا جو فورم ہے اس میں کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو بے روزگاری کی لپیٹ مین نہیں ہو یہ سب کا سبجیکٹ ہے اس میں ہر ایک انوالو (involve) ہے چاہے اپوزیشن ہو چاہے اقتدار ٹریژری بینچ ہو تو یہ جو ہم حق کی بات کرتے ہیں حق سے کسی نے انکار نہیں کیا۔ ایک محاورہ ہے بلوچی میں (جب بچہ روتا ہے ہے تو ماں اس کو دودھ دیتی ہے) تو جب حق لینے کا وقت آتا ہے تو آپ یہاں ہم پر تنقید کرتے ہیں ہماری گورنمنٹ پر تنقید کرتے ہو تو آپ مہربانی کریں ہمارا ساتھ دیں اسلام آباد جا کر وہاں بیٹھ کر فیصلہ کریں گے کہ

بلوچستان کا کوٹہ آپ لوگ کیوں نہیں دیتے ہو سینتالیس (۴۷) کے بعد یہی چرچہ ہے کہ بلوچستان کا کوٹہ تو مل رہا ہے مگر لینے والے ہوں ہم تو یہاں ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں تو کوئی پوچھتا ہے کہ خالی بوری نہیں ہے کوئی پوچھتا ہے پتہ نہیں ہے یہاں کیا نہیں ہے یہ تو انفرادی مسئلے ہوتے ہیں اگر آپ بلوچستان کے لئے مخلص ہیں بلوچستان کے لئے آپ سوچتے ہیں تو مہربانی کر کے ہاتھ کھڑا کر لیں ہمارا ساتھ دیں آپ تنقید کر رہے ہیں کہ جولائی جون تک پوسٹیں جلدی بھریں میرے دوست میرے کولیگ آپ جانتے ہیں مولوی امیر زمان صاحب ایگریکلچر کا منسٹر تھا دو سو پوسٹین تھیں صرف اور صرف اس نے اپنے حلقے میں اپائنٹ کرائے وہاں رولز کہاں تھے میرٹ وہاں کہاں تھا پبلک سروس کمیشن آیا پبلک سروس کمیشن آپ کو نظر نہیں آیا آپ کو میرٹ نظر نہیں آیا میرے ساتھی دراصل آپ کی بات کرنا ہے میں بھی ایک منسٹر ہوں آپ اگر دیکھیں چیک کریں کہ آیا ہم نے اپائمنٹ کیا ہے یا باری صاحب نے کی ہے اپنے دور میں ڈائرکٹ ایف سی ۶ ڈی ایف سی پبلک سروس کمیشن کہاں تھا اس وقت تو ہم چاہتے ہیں کہ اگر آپ بلوچستان کے لئے سوچتے ہو یا اس خطے کے لئے سوچتے ہو تو مہربانی کر کے گورنمنٹ کا ساتھ دو ٹھیک ہے جہاں گورنمنٹ غلط کام کرتی ہے ان کی آپ نشاندہی کریں مگر تنقید برائے تنقید بلوچستان کے مسائل کا حل نہیں ہے بے روزگاری کے ہم پورے لپیٹ میں ہیں ہمیں پتہ ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے اس کے لئے ہم اور آپ مل کر مرکز سے جا کر اپنا حق لیں گے مرکز دے رہا ہے مرکز میں ہمارے کافی جواز اس وقت صرف اور صرف ہمارے بلوچستان میں سینڈک ہیں انہیں کیا کیا دشمن عناصر نے کیا چال چلائی چینیوں کو اغوا کیا گیا کہ بلوچستان کا ایک ہی پراجیکٹ ہے جو کہ بلوچستان کے لوگوں کو کھپائیں گے انہوں نے ایک ایسا اسکنڈل بنایا اس وقت کوئی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے ہمارے یہاں ملز ہیں کئی اور بھی فیکٹریاں ہیں صنعت ہیں وہ بھی بہت سے بند پڑے ہوئے ہیں اگر ان کو ہم اور آپ مل کر چلائیں تو پھر یہاں کافی لوگوں کو روزگار ملیں گے ان کے لئے گورنمنٹ مخلص ہے بشرطیکہ آپ مخلص ہوں تھینک یو

جناب اسپیکر جی مولانا امیر زمان صاحب

مولوی نیاز محمد دوتانی ۔ جناب اسپیکر یہ بات بار بار یہاں عیاں ہوگیا ہے کہ ہم نے کوٹے کے متعلق مرکزی حکومت سے بار بار رجوع کیا ہے اور بار بار کہا ہے واضح ہوگیا ہے مگر اس پر مرکزی حکومت کا جواب کیا ہے یہ ہمیں معلوم نہیں اس وقت میں جان جمالی صاحب سے یا بڑے جمالی صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بتائیں کہ مرکزی حکومت نے کیا جواب دیا ہے اگر کوئی جواب نہیں ہے تو یہ بھی بتائیں اگر کوئی جواب ہے وہ بھی بتائیں

اس کے بعد پتہ چلے کہ ہم اس پر کیا ایکشن لے سکتے ہیں صوبائی حکومت کیا کر سکتی ہے ابھی تو پتہ نہیں کہ انہوں نے کیا جواب دیا ہے یہ مہربانی کریں اس سوال کا جواب دے دیں تاکہ معلوم ہو جائے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی مولانا صاحب میں آپ سے پہلے ہوں

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب آپ سے پہلے تھے اس کے بعد پھر آپ غالباً" کریم صاحب سے بھی پہلے تھے جی۔

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر یہ بے روزگاری کا مسئلہ ہے میرے خیال میں بار بار یہاں پر ڈسکس ہوا ہے اس پر بحث ہوئی ہے اس کے متعلق ایک قرارداد آئی ہے کسی وقت پھر اس قرارداد پر بحث ہوئی یہاں وہ قرارداد باقاعدہ پاس ہوئی اور یہاں اسمبلی میں ایک کمیٹی بنائی گئی آپ کی سربراہی میں لیکن مسئلہ اس طرح تھا کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس کمیٹی کی باقاعدہ نوٹیفکشن نہیں ہوا تو اس لئے وہ کمیٹی غیر موثر ثابت ہوئی اس نے کوئی کام نہیں کیا' اس لئے کہ نوٹیفکشن نہیں ہوا تو کمیٹی اس لئے غیر موثر ثابت ہوئی پھر فیصلہ میرے خیال میں کابینہ نے یہ کیا کہ جتنی بھی پوسٹیں ہیں وہ ہم پبلک سروس کمیشن سے پر کرائیں گے لیکن مسئلہ اس طرح ہے کہ جہاں مرکزی ملازمتوں کا مسئلہ ہے مرکز تو میرے خیال میں نہیں دے رہے ہیں جیسے مولوی عصمت اللہ صاحب نے کہا تھا یہاں میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کلاس فور کی پوسٹیں جو مرکز محکموں میں خالی ہو جاتی ہیں تو وہاں سے ڈائریکٹ یہاں آرڈر ہو جاتے ہیں یعنی کوئی بھی ساتھی ثابت نہیں کر سکتا کہ کوئی مرکزی محکمے میں یہاں آرڈر ہوئی ہے بلکہ جتنے بھی آرڈرز ہوتے ہیں وہ مرکز سے ڈائریکٹ ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر آپ کیا تجویز دینا چاہتے ہیں؟

مولانا امیر زمان جی میری تجویز یہ ہے کہ ایک مسئلے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جہاں تک یہ دو سو پوسٹوں کا مسئلہ ہے بار بار کریم صاحب اس کا ذکر کرتے ہیں یہ جتنی بھی پوسٹیں مجھے ملی ہیں۔ اسمبلی کے سامنے آپ یہاں سے انکوائری کمیٹی بنائیں سارے بلوچستان کی انکوائری کریں کہ کیا بلوچستان کے لیول پر میں نے تقسیم کی ہے بلوچستان کے لوگ لگے ہیں ہر ضلع کے لوگ ہیں یا صرف دو سو لورالائی میں ہے اگر صرف دو سو لورالائی میں تھے تو یہاں میں صرف کریم صاحب کو نہیں بلکہ صوبائی حکومت کو چیلنج کرتا ہوں کہ اسپیکر کے سامنے وہ بھی استعفیٰ پیش کریں میں بھی پیش کرتا ہوں (شور)

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) میں بتاتا ہوں کہ پبلک ہیلتھ میں جو میرا اپنا ڈسٹرکٹ تھا میرے

اپنے ذاتی واٹر سپلائی اسکیم تھی ان پر کم از کم اتنے آدمی انہوں نے لگائے۔ (شور)

مولانا امیر زمان مرکز تک میں چیلنج کرتا ہوں آپ بھی استعفیٰ اسپیکر کو دے دیں میں بھی دے دوں گا کہ اگر اس طرح میں نے کیا تھا میں نے اس طرح تقسیم کیا ہے جس طرح بلوچستان کا حق تھا لیکن کریم صاحب نے اس طرح بیٹنگ کیا ہے کہ ایک آدمی میرے پاس آیا کریم صاحب نے اس کی سفارش کی اس کی درخواست پر میں نے ڈائریکٹر صاحب کو آرڈر کی تو جب کریم صاحب باہر چلا گیا اس آدمی کو کریم صاحب نے کہا تھا کہ آپ اپنا درخواست مجھے دے دیں میں جا کر ڈائریکٹر سے آپ کا آرڈر کرا دوں گا وہ بیچارہ چلا گیا خاران کریم صاحب نے ان کا نام مٹا کر دوسرے کا نام اس پر لکھ دیا یعنی پھر جا کر ڈائریکٹر سے اس نے آرڈر کروایا یہ سامنے ہیں اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں؟

جناب اسپیکر آپ اس سلسلے میں کیا سجیشنز (Suggestion) دیں گے؟

مولانا امیر زمان میں سجیشن (Suggestion) یہ دے رہا ہوں یا تو اس کمیٹی کو فعال کیا جائے بے روزگاری کو ختم کی جائے جتنی بھی پوسٹیں ہیں وہ مساوی طور پر تقسیم کی جائے بلوچستان میں مساوی تقسیم ہو یہ کمیٹی کو فعال کی جائے اور اس طرح کریں کہ اپائنٹمنٹ مساوی اور حقوق کی بنیاد پر ہوں مرکز کے ساتھ لڑیں یا پبلک سروس کمیشن سے اس میں اتنی بد عنوانی تو نہیں کریں کہ کسی کو کسی عمر کی ریلیکسیشن (Relaxation) دی جاتی ہے کہ کسی کو تعلیم کی ریلیکسیشن دی جاتی ہے یعنی کسی کا پوسٹ وہاں سے نکالا جاتا ہے بالکل ایک فیصلہ ہو مساوی طور پر بلوچستان کے لیے یا پبلک سروس کمیشن ہو یا یہ ایڈھاک کمیٹی ہو ایک ہی فیصلہ ہونی چاہیے اس پر پھر عمل درآمد ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر جی حمید خان صاحب

جناب اسپیکر آپ اس سلسلے میں آپ (مداخلت) جی حمید خان صاحب۔ (مداخلت)

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب۔ ہمارے معزز رکن نے فرمایا تھا اس ایپلیکیشن سے اس کا نام مٹا کر اپنا نام لکھا۔ جناب والا میں واضح کہتا ہوں کہ لورالائی کے آدمی کو خاران بھیجا میں نے مجبوراً ''اس کا نام مٹا کر خاران کے آدمی کا نام لکھا کیونکہ جس علاقے کی پوسٹ تھی اس علاقے کا بندہ ہو۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) جناب اسپیکر میرے خیال میں ہم اپنی تحریک التوا سے ہٹ کر باتیں کر رہے ہیں اور تقریریں یہاں ہو رہی ہیں جبکہ اصل معاملہ اپنی جگہ پر رہ گیا ہے۔ آپ نے اس تحریک التوا کو

ایڈمٹ نہیں کیا اور اس پر کافی بحث ہوگئی ہے جیسا کہ آپ نے اس کو ایڈمٹ کرلیا۔ میرے خیال میں تحریک التوا پر بات نہیں ہوئی ہے لیکن یہاں اگر یہ قرارداد کی شکل میں آجائے کہ ہم نے کرنا کیا ہے ان ایمپلائنٹ کی مختصر بات یہ ہے کہ تحریک التوا میں انہوں نے کہا یہ معاملہ ایڈہاک کمیٹی میں ہونا چاہیے یا نہیں ہونا چاہیے وزیر موصوف نے کہا کہ پبلک سروس کمیشن والے وقت زیادہ لگاتے ہیں لیکن اگر وہ وقت لگاتے ہیں تو ایڈہاک اپائنٹمنٹ کے طریقہ کار کے لیے اس کو اسمبلی کے سپرد کیا جائے۔ وزیر صاحب کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ایڈہاک کمیٹی بنائیں اس مختصر وقت میں بحث لمبی ہوگئی ایڈہاک کمیٹی کے متعلق اب فیصلہ کیا جائے۔

مسٹر غنشی محمد جناب اسپیکر صاحب جہاں تک یہ مسئلہ ہے کہ یہ تحریک التوا بنے یا قرارداد کی صورت میں آئے میں کہتا ہوں یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور تمام ایوان اس کی حمایت کرے گا۔ جیسے پوزیشن میر جان محمد جمالی نے بتائی میری سمجھ میں نہیں آیا کہ شرعی کورٹ نے کہا ہے کہ قابلیت کی بنا پر وہاں پر آسامیاں رکھی جائیں۔ اگر قابلیت کی بنا پر ہو تو یہ پنجاب کا مسئلہ ہے تو پھر بلوچستان کا کوٹہ الگ نہ رہا پھر پنجاب میں آئے گا پھر بلوچستان کو مردہ باد یا زندہ باد کبھی نہیں آئے گا۔ بلکہ یہ سفارش کریں کہ وہ بلوچستان کا کوٹہ میں دے دیں لیکن بلوچستان کی قابلیت کی بنیاد پر بیٹنگ دے دیں۔

جناب اسپیکر جہاں تک اس تحریک التوا کا تعلق ہے چونکہ یہ ضابطہ کے مطابق نہیں ہے لہٰذا اس کو رول آؤٹ کیا جاتا ہے تاہم جو پالیسی بنی اس پر Strictly عمل در آمد کے لیے مرکزی کوٹہ کے متعلق کانسٹیٹیوشن میں پروائیڈ (Provide) ہے اس کے لیے محنت کی جائے۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کی ایک تحریک التوا نمبر ۱۵ ہے ڈاکٹر صاحب اپنی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۲ء اور ۱۵ نومبر ۱۹۹۲ء کے درمیانی رات حاجی شہر ضلع بولان میں ایک شادی شدہ عورت کے ساتھ چار انسان نما درندوں نے زیادتی کی تھی۔

صبح جب اس مظلوم عورت نے تحصیل دار بالاناڑی کے سامنے اپنی رپورٹ درج کرنے کی درخواست کی تو تحصیلدار نے پس و پیش سے کام لے کر رپورٹ درج کرنے کے بجائے لیڈی ڈاکٹر سبی کے پاس برائے معائنہ بھیجا لیکن لیڈی ڈاکٹر سبی نے اس کا میڈیکل معائنہ کرنے سے انکار کردیا کہ اس کے پاس تحصیلدار کی چھٹی نہیں

ہے۔ اسی دوران چار پانچ دن گزر گئے اور اس کے درندگی کے نشان تحصیلدار صاحب اور لیڈی ڈاکٹر کی ملی بھگت سے بٹ گئے۔ اہم انسانی مسئلہ ہے اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک التواجو پیش کی گئی ہے کہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۲ء اور ۱۵ نومبر ۱۹۹۲ء کے درمیانی رات حاجی شہر ضلع بولان میں ایک شادی شدہ عورت کے ساتھ چار انسان نما درندوں نے زیادتی کی تھی۔

صبح جب اس مظلوم عورت نے تحصیل دار بالاناڑی کے سامنے اپنی رپورٹ درج کرنے کی درخواست کی تو تحصیلدار نے پس و پیش سے کام لے کر رپورٹ درج کرنے کے بجائے لیڈی ڈاکٹر سبی کے پاس برائے معائنہ بھیجا لیکن لیڈی ڈاکٹر سبی نے اس کا معائنہ کرنے سے انکار کردیا کہ اس کے پاس تحصیلدار کی چھٹی نہیں ہے۔ اسی دوران چار پانچ دن گزر گئے اور اس کے درندگی کے نشان تحصیلدار صاحب اور لیڈی ڈاکٹر کی ملی بھگت سے بٹ گئے۔ اہم انسانی مسئلہ ہے اس پر بحث کی جائے۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب اسپیکر۔ میں صرف وزیر اعلیٰ اور ہوم منسٹر کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ وہ کم از کم اس مسئلہ کی وہ انکوائری کرائیں۔ تحصیلدار کے رویہ اور لیڈی ڈاکٹر کے رویہ پر کیونکہ اس قسم کے بے شمار واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں یہ آدمی میرے دوست کے توسط سے میرے پاس آیا اور کہا میں نے بہت کوشش کی لیکن میں بے بس ہوں میری بات کس نے نہیں سنی آپ اسمبلی میں اس کو لائیں شاید اس کی پریشانی کا ازالہ ہوسکے میں صرف چیف منسٹر اور ہوم منسٹر سے یہ گزارش کروں گا۔

میر ذوالفقار علی مگسی (وزیر داخلہ) جناب اسپیکر صاحب جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے میں نے ڈاکٹر صاحب سے بحث کی سیشن شروع ہونے سے پہلے ڈی سی کچھی کی سربراہی میں تحصیلدار بالاناڑی اور لیڈی ڈاکٹر کے خلاف انکوائری کرائی جائے گی اگر واقعی اس میں وہ ملوث ہوئے ایکشن ضرور لیا جائے اور انکوائری سے برطرف کردیا جائے گا۔

جناب اسپیکر ہوم منسٹر صاحب کے بیان کے بعد معزز رکن اپنی تحریک پر زور نہیں دیتے۔

قراردادیں

جناب اسپیکر قرارداد نمبر ۸۶ مولانا امیر زمان صاحب کی ہے۔

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر۔ میری ایک تحریک التوا اخبار کے بارے میں ہے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب اس وقت آپ قرارداد کی بات کریں۔

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ حال ہی میں بلوچستان میں جن علاقوں کے لیے ایجنسی الاؤنس منظور کیا گیا ہے وفاقی محکمے اپنے ان ملازمین کو جو ایجنسی ایریا میں تعینات ہیں کو بھی یہ ایجنسی الاؤنس دیا جائے تاکہ ملازمین کے درمیان فرق کو ختم کیا جاسکے۔ اس وقت بینکوں کے ملازمین کو ایجنسی الاؤنس مل رہا ہے۔ جبکہ واپڈا' ٹیلی فون' الیکشن کمیشن اور دیگر وفاقی اداروں کے ملازمین اس حق سے محروم ہیں۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ حال ہی میں بلوچستان میں جن علاقوں کے لیے ایجنسی الاؤنس منظور کیا گیا ہے وفاقی محکمے اپنے ان ملازمین کو جو ایجنسی ایریا میں تعینات ہیں کو بھی یہ ایجنسی الاؤنس دیا جائے تاکہ ملازمین کے درمیان فرق کو ختم کیا جاسکے۔ اس وقت بینکوں کے ملازمین کو ایجنسی الاؤنس مل رہا ہے۔ جبکہ واپڈا' ٹیلی فون' الیکشن کمیشن اور دیگر وفاقی اداروں کے ملازمین اس حق سے محروم ہیں۔

جناب اسپیکر کیا اس قرارداد پر ہاؤس میں ڈیبیٹ ہوگی؟

مسٹر جعفر خان مندوخیل جناب اسپیکر۔ جب صوبائی حکومت نے دے دیا ہے تو مرکزی حکومت کے ملازمین کو بھی دیا جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اب مشترکہ قرارداد نمبر ۹۵ منجانب میر باز محمد خان کھیتران اور مولانا عبدالباری صاحب ہے۔ میر باز خان کھیتران صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا مولانا عبدالباری صاحب قرارداد پیش کریں۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع لورالائی کے پورے ضلع میں تحصیل دکی کے آدھے حصہ کو چونکہ ایجنسی حصہ قرار نہیں دیا گیا ہے۔ جس سے دکی کے ملازمین میں بے چینی پھیل گئی ہے اور اکثر ملازمین اثر و رسوخ استعمال کر کے وہاں سے اپنا تبادلہ کرا دیتے ہیں۔ لہٰذا ضلع خاران کے ملازمین کی طرح تحصیل دکی اور نوشکی کے تمام ملازمین کو بھی کمپنسٹوری الاؤنس دیا جائے۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع لورالائی کے پورے ضلع میں تحصیل دکی کے آدھے حصہ کو چونکہ ایجنسی حصہ قرار نہیں دیا گیا ہے۔ جس سے دکی کے ملازمین میں بے چینی پھیل گئی ہے اور اکثر ملازمین اثر و رسوخ استعمال کر کے وہاں سے اپنا تبادلہ کرادیتے ہیں۔ لہٰذا ضلع خاران کے ملازمین کی طرح تحصیل دکی اور نوشکی کے تمام ملازمین کو بھی کمپنسٹری الاؤنس دیا جائے۔

سردار محمد طاہر خان لونی (وزیر) جناب اسپیکر۔ میں اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتا ہوں اس الاؤنس کے بارے میں میں نے پہلے بھی جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے عرض کیا تھا جس کا کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلا۔ تحصیل دکی میں ایک سب ڈویژن سنجاوی ہے اس میں یہ الاؤنس ملازمین کو دیا گیا ہے صرف تحصیل دکی کے کچھ ملازمین جو بہت کم تعداد میں ہیں ان کو نہیں ملا اس سے ہمارے حلقہ پر بہت برا اثر ہوا ہے میرے خیال میں اگر یہ جاری رہا تو ہمارے بچے تعلیم سے محروم ہو جائیں گے خاص طور پر ماسٹر صاحبان اسکول بند کر کے اپنے اپنے گھر چلے گئے اگرچہ وہ پہلے بھی حاضر نہیں ہوتے تھے ابھی ان کو بڑا بہانہ ملا ہے ہر ایک کی یہ کوشش ہے کہ سنجاوی لورالائی' بارکھان اور کوہلو چلا جائیں یہ الاؤنس جو خاران کو اس طرح دکی کو ملا بلکہ سارے بلوچستان کہ ماچند ایک ضلعوں میں نہیں بھی ملا۔ وہاں کے ملازمین اس کے حقدار ہیں فی الحال ہمیں تکلیف ہے۔ میرے حلقہ دکی کو بہت پرابلم پیدا ہو گیا ہے ہر طرف دفاتر میں کام بند ہے لیویز غیر حاضر ہے اور سارے ملازمین بے چین ہیں لہٰذا میں اس معزز ایوان سے گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کو پاس کیا جائے۔

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر صاحب یہ قرارداد جو مولانا عبدالباری صاحب نے پیش کی ہے اس کی ہم تائید کرتے ہیں واقعی اس طرح یہ مسئلہ ہے جتنے بھی ملازمین ہیں وہ ٹرانسفر کر کے بارکھان اور موسیٰ خیل جارہے ہیں اس کے لیے باقاعدہ انتظامیہ نے لکھا ہے کہ امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوا ہے وہاں ہڑتالیں ہوئیں جلوس نکلے ہیں ایک باقاعدہ فائل بنا کر ریونیو بورڈ نے فنانس کو بھیجی ہے اس طرح نوشکی ڈسٹرکٹ کی فائل بھی یہاں پہنچی ہے لہٰذا یہ ایک ضروری مسئلہ ہے سردار صاحب نے سارے بلوچستان کے لیے کہا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں فی الحال یہ مسئلہ درپیش ہے اس کے متعلق مولانا صاحب نے قرارداد پیش کی ہے۔ ہم اس کی تائید کرتے ہیں اور میں تمام ایوان کے حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس قرارداد کو منظور کریں۔ شاید یہ آج پہلا دن ہے کہ سردار صاحب نے یہ کس مولانا کی قرارداد کی حمایت کی ہے۔

جناب اسپیکر اب سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر نواب محمد اسلم رئیسانی۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب والا! میں اس قرارداد کے بارے میں کچھ عرض کروں ان چار پانچ ماہ سے ہمارے ریونیو بجٹ پر بہت زیادہ بوجھ ہے تقریباً" ہمارا ۵۰ کروڑ روپے ریونیو بجٹ بڑھ گیا ہے اور ان ملازمین وغیرہ کے لیے جو مذاکراتی ٹیم اور اس کی سب کمیٹی بنائی گئی تھی پہلے ان کا بھی فرض بنتا ہے اور مزدور فیڈریشن کا بھی فرض بنتا ہے جو دکی اور نوشکی کے ہمارے ساتھی تھے ان کا مسئلہ بھی وہ اس مذاکراتی ٹیم کے سامنے لاتے لیکن انہوں نے اپنے ساتھیوں کو دکی اور نوشکی تحصیل کے جو ملازمین کو قطعی نظرانداز کیا ہے اور انہوں نے اس مذاکراتی ٹیم کے ساتھ بات نہیں کی ہے وہ اس وقت اس مسئلے کی نشاندہی مذاکراتی ٹیم کے ساتھ کرتے تو میں سمجھتا ہوں اس کا مسئلہ حل ہوتا۔ اس مذاکراتی ٹیم میں مولانا عصمت اللہ صاحب تھے اس میں جناب اسپیکر صاحب آپ تھے اس میں ملک سرور خان کاکڑ تھے اور مجھے یاد ہے حاجی محمد شاہ مردان زئی بھی تھے۔ اگر وہ اس مسئلہ کو مزدور فیڈریشن اور مذاکراتی ٹیم کے ساتھ اٹھاتے تو یہ ضرور اس پر غور کرتے لیکن انہوں نے اس مسئلے پر غور نہیں کیا اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر ان چار پانچ ماہ میں ہمارا ریونیو بجٹ ۴۰، ۵۰ کروڑ روپے بڑھا ہے اور اس وقت ریونیو بجٹ پر ہمارا پریشر بہت زیادہ ہے ہم نے تحصیل دکی کے اخراجات کا اندازہ لگایا ہے اس کا خرچہ تقریباً" سوا کروڑ روپے بن رہا ہے اگر دکی کو بھی دیکھا جائے اور ابھی جس طرح کہا جارہا ہے کہ سارے بلوچستان کو ایجنسی الاؤنس دیا جائے اور سارے بلوچستان کو ایجنسی قرار دیا جائے تو اس سے ہم اپنا سارا اے ڈی پی ختم کرکے سارا پیسہ ریونیو سائیڈ پر لائیں پھر ہم ان ملازمین کو تنخواہیں دیں تو پورا نہ ہوگا۔ فنانشل پوزیشن یہ ہے ظاہر ہے جب ہم اپنا ریونیو سائیڈ پر اپنا پریشر زیادہ کریں گے پھر ترقیاتی مدات پر اس کا اثر پڑے گا کیونکہ اگر آپریشنل شارٹ فال یا ریونیو سے پیسے دے گئے۔ ہم نے اس کے لیے بہت محتاط اندازہ لگایا ہے اس سے ہمارے اے ڈی پی کا خسارہ ۴۴ کروڑ روپے تھا ابھی جو سیلاب وغیرہ آئے ہیں تو مرکزی حکومت نے بارہ فی صد کٹ لگایا ہے اور اسی مجبوری کے تحت ہم نے بھی بارہ فی صد کٹ لگایا ہے اگر ہم بارہ فی صد کٹ نہ لگاتے تو ظاہر ہے اس پر ہمارے اے ڈی پی پر بہت زیادہ بوجھ پڑے گا اور خسارے کا جو گیپ (Gap) ہے اور بڑھنے کا توقعیناً" ہماری کوشش ہے کہ کہیں سے کٹ لگا کر کوشش کرکے یہ جو اے ڈی پی کا گیپ (Gap) ہے اس کو پورا کریں اور جو ۴۴ کروڑ روپے کا گیپ (Gap) جو چار پانچ ماہ پہلے تھا اور اب فیڈرل حکومت کے اس کٹ سے اور خسارہ بڑھ سکتا

ہے ابھی ہماری کوشش یہ ہے کہ اسے پورا کریں۔ آگے آپ لوگوں کی مرضی ہے منظور کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں اور میں نے یہاں مالی پوزیشن کلیئر کردی ہے۔ آپ کی مرضی ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب اسپیکر مجھے ایک منٹ بولنے کی اجازت دیں میں بولنا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں میرے قابل احترام منسٹر جو دلائل دے رہے ہیں وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہیں وہ حقیقت پر مبنی تجزیہ نہیں کرر ہے ہیں۔ میں بھی واقعی اس کے حق میں ہوں کہ خواہ مخواہ ہمارا ریونیو بجٹ انکریز (Increase) کرتے ہیں ہم نان ڈویلپمنٹ پر اپنا بجٹ کیوں لگا رہے ہیں۔ آخر آپ نان ڈویلپمنٹ سائیڈ میں بجٹ بڑھا رہے ہیں اور نئے ڈسٹرکٹس بنانے پر زور دیا ہے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ اگر آپ ایک غلط فیصلہ کرتے ہیں تو اس کے لیے آپ کو دس اور غلط فیصلے کرنے پڑیں گے میں سمجھتا ہوں یہ تمام کام حکومت نے خود بگاڑے ہیں ہر جگہ پریشر ڈال کر چھ ڈسٹرکٹس بنائے ایک دن منسٹر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کہہ رہے تھے کہ چار ڈسٹرکٹس پر چونتیس روپیہ خرچ آگیا ہے ٹھیک ہے آپ ڈسٹرکٹس بڑھا رہے ہیں یا تو آپ ایک کلیئر کٹ ڈائریکشن لے لیں کہ آپ کو کم از کم نان ڈویلپمنٹ بجٹ کو بڑھانے کے لیے آپ کو کوئی کمپرومائز (Compromize) نہیں کرنا ہے آپ نے خود تمام گورنمنٹ نے اپنے مسئلوں کو الجھایا ہے اور ہر ایک کہتا ہے جب ایک آدمی کو آپ کو دے رہے ہیں تو دوسرے کو کیوں نہیں مل رہا ہے۔ یہ حقائق ہیں یا تو آپ سب کو ریوس کرلیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر صاحب ڈاکٹر صاحب نے بڑے اچھے دلائل دیے ہیں لیکن ایک لاکھ بیس ہزار ملازمین ہماری حکومت کو ورثے میں ملیں ہیں۔ جب ڈاکٹر صاحب وزیر ہوا کرتے تھے اس زمانے سے ہم نے ایک لاکھ بیس ہزار ملازمین ورثے میں لیے ہیں جو ہمارے نان ڈویلپمنٹ بجٹ میں سے تنخواہیں ہیں۔ اس طرح کوئی تین ارب روپے تو ان کی تنخواہیں ہیں جو ہم Debt سروسنگ کرتے ہیں وہ ڈیڑھ ارب روپے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہماری غلط پالیسی نہیں ہے۔ ابھی ملازمتوں کی بات ہو رہی تھی ہم تو کوشش کرتے ہیں کہ ملازمتیں دیں۔ اس طرح تین ارب روپے تو ہم تنخواہوں میں دے رہے ہیں۔ ابھی کچکول علی صاحب نے کہا کہ کوئی سوا کروڑ روپے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے قلیوں کے روکے ہوئے ہیں تو جناب اسپیکر! یہ جو ریونیو بجٹ پر پریشر ہوا ہے اس طرح دس گیارہ کروڑ روپے ایجنسی الاؤنس ہے۔ اس کے علاوہ ٹیچرز نے ہڑتال کی اور دوسروں نے ہڑتال کی یہ پریشر تو ہماری وجہ سے نہیں ہے۔ یہ تو ہمارے اوپر پریشر ڈالا گیا ہے۔ آپ نے تحریک التوا پیش کی اس پر آپ نے بڑے بجٹ و مباحث کیے اور ابھی آپ بیروزگاری کی بات بھی کرتے

ہیں۔ جناب اسپیکر! میں آپ کو بتاؤں۔ گورنمنٹ آف بلوچستان اس وقت سب سے بڑا ایمپلائر ہے اور آج بھی ہمارے لوگ آکر بیروزگاری کی بات کرتے ہیں۔ وہ کہیں چپڑاسی بھرتی ہونا چاہتے ہیں کہیں والومین (volveman) بھرتی ہونا چاہتے ہیں اور کہیں قلی بھرتی ہونا چاہتے ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ ہم تو یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہم روزگار کیا اور آخر تک مغلوب نہیں ہوئے۔ اسی فضیلت کی بنیاد پر یہ قرارداد منظور کریں۔

جناب اسپیکر جی! جعفر خان صاحب۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب اسپیکر! اس قرارداد کی تو میں بھی حمایت کروں گا۔ کیونکہ ان لوگوں کا یہ حق ہے کیونکہ اگر دوسرے ڈسٹرکٹ کو ملا ہے۔ تو اس تحصیل اور سب تحصیل کو بھی ملنا چاہیے۔ جہاں تک نان ڈویلپمنٹ اخراجات بڑھانے کی بات ہو رہی ہے ہر قرارداد جو آئے گی اور ہم اس کی بات کریں گے تو سال دو سال کے بعد جو بلڈنگز چھت ڈالنے کے لیے کھڑی ہوں گی اس کے لیے پیسہ نہیں ہوگا۔ کمرا بنایا ہوگا دروازہ لگانے کے لیے پیسہ نہیں ہوگا تو ہماری یہ پوزیشن بن جائے گی۔ اب بھی اگر دیکھیں تو گیارہ ارب میں سے دو ڈھائی ارب روپے بھی ڈیولپمنٹ پر خرچ نہیں ہو رہے ہیں۔ بقایا رقم بھی اس کے خرچ کرنے پر خرچ ہو رہی ہے۔ اب آپ حساب لگالیں کہ صوبہ کس طرح چلے گا۔ آیا یہ ویلفیئر اسٹیٹ ہے کیا ہے؟ کب تک چلے گا؟ ڈسٹرکٹ بن رہے ہیں۔ دوسرے بن رہے ہیں تیسرے بن رہے ہیں۔ میں تو یہ کہوں گا جیسا کہ ڈاکٹر مالک صاحب نے ان ڈسٹرکٹ کی نشاندہی کی تھی۔ ان کی بھی مخالفت کرتا ہوں۔ ان کو بھی کینسل کر دیا جائے۔ کیونکہ اگلے سال کا بجٹ ان کے ڈیولپمنٹ پر لگادیں ان کے ڈی سی افسز ہوجائیں اور لائن افسز ہوجائیں یا ان کے دیگر فراہم کریں۔ ہم روزگار اس وقت تک فراہم کرتے ہیں جہاں تک ہمارے وسائل ہمیں اجازت دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر مولانا عبدالباری صاحب۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر! میں نے جو قرارداد پیش کی ہے۔ اس قرارداد پر میں اب بھی کھڑا ہوں۔ اس الاؤنس کے بارے میں سارے ڈیپارٹمنٹس نے سفارش لکھی ہے۔ جس میں کمشنر، محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کی بھی سفارش موجود ہے اور سب نے سفارش کی ہے جہاں تک پریشر کا مسئلہ ہے تو ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پریشر ہماری غلط پالیسی کی وجہ سے ہم پر آرہا ہے۔ کیونکہ ہماری پالیسی میں جو تفریق ہے کہ خاران کو دے رہے ہیں اور نوشکی اور دوسروں کو نہیں دے رہے ہیں اس غلط پالیسی کی وجہ سے۔

میر تاج محمد خان جمالی (قائد ایوان) جناب اسپیکر یہ تو مولانا امیر زمان صاحب سے پوچھیں جو انہوں نے موسیٰ خیل کو ضلع بنوایا اور مولانا عبدالباری صاحب آپ ضلع پشین کو دو حصوں میں کر کے آپ خود ضلع بنوانا چاہتے ہیں۔

مولانا عبدالباری جناب والا ہم بنوانا چاہتے ہیں۔ جناب اسپیکر ہم یہ چاہتے ہیں اگر آپ کے بجٹ میں پریشر ہے وہ آپ کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہے اور آپ کی گاڑیوں اور بنگلوں کا جو خرچہ ہے اس کی وجہ سے ہے۔ ان کی وجہ سے آپ کے بجٹ پر پریشر ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر پوائنٹ آف کلیریفکیشن

جناب اسپیکر! میں ایک نکتہ کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے ان ساتھوں نے کوئی چالیس پچاس دن یا دو مہینے ہوتے ہیں کہ حکومت چھوڑی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ہماری غلط پالیسی تو وہی تھی جو ہم نے حکومت بنانے کے بعد اپنائی تھی اور آج آپ کہتے ہیں کہ ہماری غلط پالیسی یہ منطق سمجھ میں نہیں آئی۔ کیا دو مہینے میں ہم نے پالیسی تبدیل کر کے اپنی پالیسی بنائی اور اس سے پہلے کیا وہ اپنی پالیسی چلا رہے تھے۔ میرے خیال میں یہ بات آپ کی سمجھ میں بھی نہیں آئے گی۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر! نواب صاحب جو بات کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں میں اپنی بات پوری کروں گا۔ جناب اسپیکر! جب ہم کیبنٹ میں بیٹھے تھے تو نواب صاحب نے بھی اس قرارداد کی کیبنٹ میں تائید کی تھی اور کہا تھا کہ آپ اس تفرقہ بازی سے آپ پرہیز کریں وہ اس وجہ سے کہ پھر ہڑتالیں ہوں گی پھر یہ ہوگا وہ ہوگا اور انتظامی مسئلے بھی درپیش ہوں گے اس کے بارے میں نواب صاحب نے بھی تائید کی تھی اور ہم لوگوں نے یہ کہا تھا کہ خاران کا بھی کینسل کریں اگر خاران کو بھی دیتے ہیں تو........

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! مولانا عبدالباری کی یادداشت بہت کمزور ہے میں نے کبھی اس کی تائید نہیں کی مجھے اپنے ریسورسز (Resourses) کا پتا تھا۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر! میرا حافظہ نواب صاحب سے بہت اچھا ہے۔ مجھے پتا ہے۔

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! جمالی صاحب بھی میرے گواہ ہیں جمالی صاحب نے مجھے کہا تھا کہ آپ کچھ دیں آپ تین کروڑ روپے دیں۔ آپ نے پھر اس کے بعد کیبنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ آٹھ کر ' یا دس کروڑ تھے۔ مجھے یاد نہیں جو مذاکراتی ٹیم تھی جس میں مولانا عصمت اللہ صاحب تھے ملک سرور خان تھے۔

جناب اسپیکر نواب صاحب آپ اپنی بات کو ایکسپلین (Explain) کریں اگر کوئی ایسی بات آجاتی ہے تو اس طرح تو پروسیڈنگ (Proceeding) آگے نہیں چلتی ہے۔

وزیر خزانہ جناب والا میں ایکسپلین (Explain) کرتا جاؤں گا اگر وہ بات کریں گے۔

مولانا عبدالباری جناب والا میں قرارداد منظور کروانے کے موڈ میں ہوں۔ میں نواب صاحب کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری قرارداد کی تائید کی اور پہلے بھی کیبنٹ میں کی ہے۔ شاید درمیان میں وہ بیمار بھی ہو چکے ہیں۔ ہم دکی کا جو تاریخی پس منظر دیکھتے ہیں۔ ۱۸۰۳ء میں گیزیٹر (Gazetter) نے لکھا ہے۔ صرف دکی کے علاقے کے لوگوں نے انگریزوں کے خلاف جہاد آفیسز ہوں وہ سارا اسی میں چلا جائے گا۔ ہمارے ان ڈیولپمنٹ اخراجات روز بروز اتنے بڑھ رہے ہیں۔ آگے آپ کے تین چار سال بعد آپ کے لیے ایک گھمبیر مسئلہ پیدا ہو جائے گا اور فیڈرل گورنمنٹ بھی کہہ رہی ہے کہ آپ کے فنانس کمیشن نے ایوارڈ دے دیئے ہیں۔ اب آپ خود اس کا بیلنس رکھیں۔ کتنی آپ تنخواہیں دیتے ہیں کتنے ملازمین رکھتے ہیں اور کتنی ڈیولپمنٹ کرتے ہیں جو آپ کے ریسورسیس (Resources) ہیں وہ آپ کو دے دیے ہیں۔

مولانا عصمت اللہ جناب اسپیکر معزز رکن حمایت کرتے ہوئے دلائل مخالفت میں دے رہے ہیں۔ وہ اس بات کی وضاحت کریں کہ وہ تائید کرتے ہیں یا مخالفت؟

وزیر ترقیات و منصوبہ بندی جناب والا! ہمارے ساتھی جو یہ کہہ رہے ہیں یہ پالسیوں جو وہ ہمارے سر تھوپ رہے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ ہر فیصلہ میں وہ بھی موجود تھے۔ کچھ ملازمتوں کے لیے وہ ڈسٹرکٹ منظور کروانا چاہتے تھے جن میں مولانا باری صاحب ہیں مولانا امیرزمان صاحب ہیں اور قرارداد کے تیسرے محرک باز محمد کھیتران صاحب تھے ان ہی کے تین ڈسٹرکٹس ہیں۔ نان ڈیولپمنٹ میں ان ہی کے ڈسٹرکٹ تھے۔ اس قرارداد کے بارے میں میں حقیقتاً" کہتا ہوں کہ اگر دوسرے تمام ڈسٹرکٹ کو مل گیا ہے تو ان سب کا بھی حق ہے۔ کیونکہ یہ بھی اس خطے میں رہتے ہیں۔ ان ہی حالات میں رہتے ہیں۔ اسی ماحول میں رہتے ہیں۔ میں نان ڈیولپمنٹ کی مخالفت ہر وقت کرتا رہوں گا۔ کیونکہ ایک مخصوص جگہ میں ان کا حق بنتا ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) جناب اسپیکر! مولانا صاحب کا موڈ قرارداد منظور کرانے کے حق میں ہے اور نواب صاحب کا موڈ قرارداد کو ریجیکٹ کرنے کا ہے اور بیچ میں ہمارا بھی ایک موڈ ہے اور ہمارا موڈ یہ ہے کہ یہ بلوچستان کے بس کی بات نہیں ہے ان ضلعوں کو ان تحصیلوں کو سپورٹ کرنے کے لیے لیکن ہم

اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔ اگر پیسے ہیں وزیر خزانہ صاحب صاف کہہ دیں اگر خزانہ میں پیسے موجود ہیں تو ٹھیک ہے ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور اگر نہیں ہیں تو اس معاملے کو سنجیدگی سے گورنمنٹ کو لینا چاہیے اور بلوچستان کے لیے ایک ہائی پاور کمیشن مقرر کرے تاکہ جو وہ پہلے ضلعے بنے ہوئے ہیں اور تحصیلیں بنی ہوئی ہیں ان کا بھی اسٹاک آف پوزیشن لیں اور جو ضلعے اور تحصیلیں بعد میں بن رہی ہیں اس کے لیے بھی سنجیدگی سے سوچیں۔ کبھی آپ کہتے ہیں پیسے ہیں کبھی آپ کہتے ہیں کہ پیسے نہیں ہیں۔ اس بات سے ہم تنگ آگئے ہیں۔ اس معاملے میں سنجیدہ کوشش کی جائے۔ بلوچستان کے متعلق ایک ہائی پاور کمیشن مقرر کریں یا جو کمیٹی ہے اس کو زیادہ اختیارات دیں تاکہ وہ اس سلسلہ میں ایک مکمل رپورٹ دے۔ ان ضلعوں اور تحصیلوں کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ یہ ہماری گزارش ہے کہ ہمارے موڈ کو بھی نوٹ کرلیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر زکواۃ و سماجی بہبود) جناب اسپیکر یہ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے ٹھیک کہا تھا ایک غلطی کی وجہ سے دس غلطیاں کرنی پڑیں گی۔ یہ جو ضلعوں کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ لورلائی دو ضلعے بن رہے تھے۔ میرزمان صاحب نے موسیٰ خیل جو ایک سب تحصیل ہے اسے ضلع بنوالیا پھر باز محمد کھیتران صاحب نے کہا مجھے بھی ایک ضلع بنا کردو۔ انہوں نے بھی ایک ضلع بنوایا اس طرح چھ ضلعے بن گئے۔ اس میں بیٹھک میں بھی تھا آپ بھی تھے اور مولوی صاحبان بھی تھے۔ اس میں ہم ممبر تھے یہ ہم نے اس بنیاد پر کیا تھا یہ ایجنسی میں نہیں آتا ہے۔ اب اگر اس کو الاؤنس دیا جائے گا تو دوسرے لوگ پھر مطالبہ کرنے شروع ہو جائیں ہیں۔ کوئی گرمی الاؤنس مانگے گا کوئی ٹھنڈی الاؤنس مانگے گا کوئی چیف منسٹر کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ ہم نے کیا گناہ کیا ہے ہمیں بھی ایجنسی بنا تو اس طرح یہ بھی ایک غلطی ہے جس کی ابتدا کرتے ہیں۔ اصل مجرم وہ ہوتا ہے جو غلطی کی ابتدا کرتا ہے۔ اس طرح ضلعوں کی ابتدا جو کی تھی وہ اب تک چھ بن چکے ہیں۔ دس ضلعوں کی اور تجویز ہے۔ اس دن کیبنٹ میٹنگ (Cabinetmeeting) میں ہم نے اس کی مخالفت کی تھی اسی طرح ضلعے نہ بنائے جائیں۔ اس پر کافی خرچہ آرہا ہے اس طرح ڈویلپمنٹ کے پیسے تو وہی پیسے ہیں ان کے خیالات یہ ہیں کہ اگر ہم ایجنسی یا الاؤنس یا ضلع الاؤنس دے دیتے ہیں تو پیسے وفاقی حکومت اور نہیں دے گی یا تو پیسے آپ ڈویلپمنٹ سائیڈ پر خرچ کریں یا نان ڈویلپمنٹ سائیڈ پر خرچ کریں اس طرح میرے خیال میں یہ تمام پیسہ نان ڈویلپمنٹ پر خرچ ہو رہا ہے اور ان دو آسامیوں کے لیے بھی گنجائش نہیں ہوگی اور لوگوں کو کہاں سے لگائیں گے جب پیسہ نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر رائے لیتے ہیں جی۔ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے؟

(مداخلت)

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر ایک گزارش ہے جس طرح محمد شاہ مروانزئی صاحب نے فرمایا کہ ہم ہمدردانہ غور کرسکتے ہیں لیکن اب نہیں اگلا بجٹ بنانے سے پہلے ہم بیٹھیں گے اور اس پر ہمدردانہ غور کریں گے میں ایک اور بات کی وضاحت کرتا چلوں مولانا عبدالباری صاحب کی یادداشت میرے خیال میں بہت کمزور ہے اس دلیل کے ساتھ میں یہ ثابت کرتا ہوں کہ انگریز ۱۹۷۶ء میں آئے نہیں انگریز ۱۸۷۶ء میں آئے اور مولانا صاحب کہتے ہیں کہ ۱۸۰۳ء میں آئے........

جناب اسپیکر میرے خیال میں اس بحث کو ختم کیا جاتا ہے اس پر رائے لیں گے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) وزیر خزانہ صاحب کے ہاتھ میں سارا پیسہ ہے قرارداد منظور ہونے دیں پیسے تو آپ نے ویسے بھی نہیں دینے ہیں لہٰذا قرارداد منظور کرتے ہیں اس میں کیا حرج ہے؟

جناب اسپیکر آیا قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی) اب منشی محمد صاحب قرارداد نمبر ۹۶ پیش کریں۔

مسٹر منشی محمد جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے رجوع کرے کہ اس وقت جو ہوشاب تا پنجگور واپڈا گرڈلائن بچھائی جانے کی منظوری دی گئی ہے۔ یہ تمام علاقہ غیر آباد اور ویران ہے مناسب ہوگا اگر مجوزہ گرڈلائن کو براستہ پیرون بلیدہ اور زعمران سے گزارا جائے تو اس علاقے کے تین سب تحصیلوں کے گنجان آباد علاقوں کے عوام کو بجلی کی بنیادی سہولت میسر ہوجائے گی۔ لہٰذا محکمہ واپڈا بلوچستان کو پابند کیا جائے کہ وہ مجوزہ گرڈلائن کو آباد علاقوں سے گزارنے کی تجویز پر عمل کرے۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے رجوع کرے کہ اس وقت جو ہوشاب تا پنجگور واپڈا گرڈلائن بچھائی جانے کی منظوری دی گئی ہے۔ یہ تمام علاقہ غیر آباد اور ویران ہے مناسب ہوگا اگر مجوزہ گرڈلائن کو براستہ پیرون بلیدہ اور زعمران سے گزارا جائے تو اس علاقے کے تین سب تحصیلوں کے گنجان آباد علاقوں کے عوام کو بجلی کی بنیادی سہولت میسر ہوجائے گی۔ لہٰذا محکمہ واپڈا بلوچستان کو پابند کیا جائے کہ وہ مجوزہ گرڈلائن کو آباد علاقوں سے گزارنے کی تجویز پر

عمل کرے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

مولوی امیر زمان (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر ایک بات کا اضافہ کرتا ہوں کہ سارے بلوچستان میں یہی حالت ہے اگر واپڈا کو یہ ہدایت اس کے ساتھ کیا جائے کہ ہر علاقے میں آبادی کے تناسب سے بجلی بچھائی جائے تاکہ سارے بلوچستان کے لیے فائدہ مند ہو میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں لیکن اس میں یہ اضافہ کیا جائے کہ سارے بلوچستان میں اس طرح کیا جائے۔

مسٹر منشی محمد جناب اسپیکر میں........

جناب اسپیکر آپ کی قرارداد منظور ہو گئی ہے۔

مسٹر منشی محمد منظور ہو گئی ہے جیسا کہ میں نے تجویز دیا ہے خوشاب سے پنجگور تک انتاہی خرچ ہو گا جتنا کہ براستہ پرون سب تحصیل زامران اور سب تحصیل بلیدہ آئیں گے وہاں جاکر........

جناب اسپیکر یہ منظور ہو گئی ہے اب یہ تجویز دے رہے ہیں کہ یہ ایک متفقہ تجویز رکھی جائے بلوچستان بھر میں جہاں آباد علاقے آئیں وہیں سے یہ گرڈلائن گزارے جائیں۔

مسٹر منشی محمد جی ہاں۔

مسٹر شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر) میں یہ کہتا ہوں کہ جتنے ممبران ہیں جن کے علاقے میں اس طرح یہ غلط طریقے سے بچھے ہوئے ہیں ہمارے ساتھ وہ آکر کے میٹنگ کریں ہر جگہ انشاء اللہ واپڈا سے کہہ دیں گے اگر ان کے اخراجات نہیں بڑھتے ہوں تو وہ اس کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر اس ترمیم کے ساتھ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اسے منظور کیا جائے؟

مسٹر محمد جعفر خان مندوخیل (وزیر) جی ہاں کردیں منظور۔

جناب اسپیکر اب سوال یہ ہے کہ کیا اس قرارداد کو اس ترمیم کے ساتھ کہ "بلوچستان میں جہاں بھی آباد علاقے ہیں گرڈلائن وہیں سے گزاری جائے۔" منظور کی جائے؟

(ترمیمی قرارداد منظور کی گئی)

جی قرارداد نمبر ۷۹ منجانب مولانا عبدالباری صاحب۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ پشین بازار میں واقع ٹیلی فون بلڈنگ پر ٹھیکیدار اور متعلقہ محکمہ کے تنازعہ کی وجہ سے کام رک گیا ہے۔ لہذا مفاد عامہ کے پیش نظر اس تنازعہ کو حل کرا کر اس بلڈنگ کا بلا کسی تاخیر مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ ٹیلی فون ایکسچینج کی ضروری مشینری وغیرہ مہیا کی جائے تاکہ یہ ایکسچینج فوری طور پر اپنا کام شروع کر سکے اور عوام ٹیلی فون جیسی بنیادی سہولت سے مستفید ہو سکیں۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ پشین بازار میں واقع ٹیلی فون بلڈنگ پر ٹھیکیدار اور متعلقہ محکمہ کے تنازعہ کی وجہ سے کام رک گیا ہے۔ لہذا مفاد عامہ کے پیش نظر اس تنازعہ کو حل کرا کر اس بلڈنگ کا بلا کسی تاخیر مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ ٹیلی فون ایکسچینج کی ضروری مشینری وغیرہ مہیا کی جائے تاکہ یہ ایکسچینج فوری طور پر اپنا کام شروع کر سکے اور عوام ٹیلی فون جیسی بنیادی سہولت سے مستفید ہو سکیں۔

جناب اسپیکر آیا قرارداد منظور کی جائے؟

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) جناب اسپیکر! ہم اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتے ہیں یہ پتا نہیں تھا کہ مولوی صاحب اتنے کمزور ہیں کہ یہ ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے اور وہ اسے اس ایوان میں لائے ہیں اور سب کی مدد مانگ رہے ہیں یہ چھوٹا سا تصفیہ بازار میں نہیں کرا سکتے ہیں تو بڑے بڑے مسائل کس طرح حل کریں گے؟

جناب اسپیکر کیا آپ اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں؟

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں لیکن مولوی صاحب کی کمزوری کو جاننا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب اتنے کمزور کیوں ہیں؟

مولوی عبدالباری آپ ایک ہاتھ والے دونوں ہاتھ والے سے کشتی کر سکتے ہیں کمزوری کی بات نہیں ہے اور ہمیشہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہمارے پشین کے ایم پی اے صاحبان پشین کے بڑے بڑے مسائل کی مخالفت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر سوال یہ کہ آیا قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲۸ نومبر ۹۲ء بوقت ساڑھے دس بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بج کر پچاس منٹ پر مورخہ ۲۸ر نومبر ۱۹۹۲ء (بروز شنبہ) بوقت ساڑھے دس بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا)